

میرزا الله خیلہ یقین الدین

ناصح العباد مع تافع العباد



در جواب

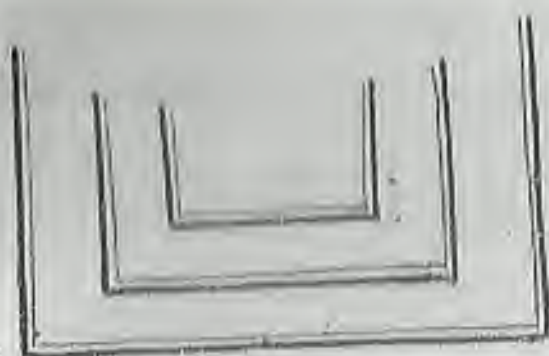
دافع الفساد

از انفس فیتیر حیرت عجب القادر قریشی مشهور غلام قادر

بمیردی امام مسجد کیم شاهی

بپاس خاطر غور دار محمد علی محمد عمر و زاد قادر

هیندستان دین الهم و میر حبیبا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد حمد و صلوة کے چاہنا
چاہیے۔ کہ منشأ و اساسے فتوہ و فساد فی الدین کا فرقہ و مایہ ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ لَعَنَ اللّٰهُ عَلَیْہِ مَنْ اَلْفَلَحَ بِہِ** یعنی حضرت علی اللہ
علیہ السلام نے فرمایا کہ فتوہ سوتا ہے اللہ کی لعنت اس پر جو اسکو جگا دے۔ اقول اس
اسمت میں فتوہ جگانے والا وہ فرقہ و مایہ کا ہے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج
سے الگ ہو گئے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کافر کہنے لگے۔ وہ کہتے تھے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ۔ باعث ان کے فروغ کا یہ تھا کہ جب حضرت علی اور امیر معاویہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مابین جنگ جمل و نہر ہو تو بغیر یہ اتفاق فریقین یہ قرار پایا
کہ دونوں مایہ نہ الجھل میں مت افواج جمع ہوں۔ اور دو حکم مقرر ہوں حضرت
علی کی طرف سے ابو موسیٰ اشعرنی امیر معاویہ کی طرف سے عمرو بن العاص رضی
مقرر ہوئے۔ دوستہ النبیؐ ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ طیبہ اور مکہ اور دمشق
سے دشمن و مایہ کی طرف ہے بہرہ فریقین راضی ہو گئے۔ حضرت علی رضی

فوج سے گیارہ ہزار اہل نہر و ان الگ ہو گئے۔ یہی کہتے تھے **اِنِّیْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ**
علی کے پاس آیہ حدیث کی سند کوئی نہیں یہ کافر ہے کتاب اللہ کو چھو کر مکین
کے حکم پر راضی ہوا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ حکیم یہ حکم خدا تعالیٰ ہے۔ زوہرین میں جب
ایک باغی ہو جائے تو دو منصف مقرر کرو۔ **فَاَبْعَثُوا اَخَیْکَ مِنْ اَہْلِہِ وَحَکَمَکُمَا**
مِنْ اَہْلِہِمَا یعنی بھیجو ایک حکم مرو کے گھر والوں سے ایک حکم عورت کے گھر والوں
اگر راہہ نیکی کا کریں تو خدا تعالیٰ موافقت کر دے گا۔ **اِنْ تَنِیْ فَاِضْرَآہُ اَوْ تَفْرِقْ**
اللّٰهُ مِنْ بَیْنِہُمَا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہٹ کر سمجھایا۔ یہ نہ سمجھے۔ آخر چار ہزار قتل کئے گئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **اَلْحَیُّ اَلْحَیُّ کَلَّابُ النَّارِ** یعنی غاری
دو رخ کے کہتے ہیں۔ بخاری میں ہے سرور شہادت بن قیس اور مسعود بن مذہب کی نبی
اور زید بن حصین طائی تھے اس زمانہ میں خلافت و فوج پیدا ہوئے جن کا سردار
عبد اللہ بن سبا تھا وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہتے تھے۔ ان ہی دونوں
فریقوں سے بدعت اور گمراہی پہلی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے
اے علی تیرے حق میں دو قوم کے لوگ ہلاک ہوں گے **مُحِبُّ عَالِیٍّ وَ مُبْغِضِ**
قال یعنی دوست خاص از حد اور دشمن بے سبب عیب گیر۔ ایک فریق حضرت
علیؑ کو خدا کہتا ہے۔ اور دوسرا کافر کہتا ہے۔ بقایا فواج سے تین کس کعبہ
شریعت کے میزان کے تلے بیٹھ کر عہد و پیمان کیا کہ ایک ایک شخص ایک سر دار کو
مارے یعنی حضرت علیؑ امیر معاویہ اور قیسے عمرو بن العاص کو۔ ایک عبد الرحمن ابن
بلعم تھا۔ دوسرا برک بن عبد اللہ تھیں تھا۔ قیسہ عمرو بن بکر تھیں تھا۔ ابن بلعم نے کہا
کہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ماروں گا۔ بکر نے کہا میں امیر معاویہ رضی اللہ
ماروں گا۔ اور عمرو بن بکر نے کہا میں عمرو بن العاص کو قتل کروں گا۔ اور بنو
باہم عہد کیا کہ سرحدیں رمضان تک کی صبح کی نماز میں نماز پڑھتے ہوئے

قتل کرینگے۔ ہر ایک ان تینوں میں سے اپنے اپنے مقصد کی طرف چلا۔ پس
 ہر ایک واسطے قتل امیر معاویہ کے دشمن کو چلا اور عبداللہ ابن بکر مصر کو اور ابن عوف
 کو قہ کو۔ ہر کسے جمع کی نماز میں عین سجدہ میں امیر معاویہ کو تلوار مار دی گئی دونوں
 سرین کٹ گئیں عرق نکاح بھی کٹ گئی جس سے اولاد بچ ہو گئی۔ لوگوں نے
 پکڑ لیا۔ امیر نے کہا اس کا قتل مت کرو میں مقتول نہیں ہوا اس کے دونوں ہاتھ
 کاٹ ڈالو۔ اس نے کہا اے ایمان والے! اللہ تعالیٰ میں قتل علی کی بشارت دیتا
 ہوں۔ اس کو مان دی گئی۔ جب ہنر قتل حضرت علی کی آئی تو اس کا ایک ہاتھ
 پیر کاٹ دیا اور چھوڑ دیا۔ وہ بقرہ میں چلا گیا وہاں جا کر نکاح کیا اور صاحب
 اولاد ہوا وہاں کے حاکم زیاد ابن ابیہ کو جو امیر معاویہ کا بھائی تھا خبر ملی کہ وہ
 قتالی امیر معاویہ کا مستطوع الید والرجل یہاں صاحب اولاد ہے اور امیر معاویہ
 کی اولاد پیدا نہیں ہوتی وہ قتل ہو گیا۔ زیاد نے اس کو ہلا کر قتل کر دیا۔
 عبداللہ ابن بکر مصر میں پہنچا صبح کی جا عقیقہ میں امام جب سیدے میں گیا تو اس نے
 تلوار ماری اور اس کو قتل کر دیا۔ اتفاقاً اس دن عمرو بن العاص کو دروہشت تھا
 وہ جماعت میں آئے سے معذور تھے نہ آئے اور انہوں نے سہل عامری کو امام
 کر کے بھیجا تھا۔ سہل عامری مقتول ہوا۔ ابن عوف کو قہ میں اپنے ارادہ پر آیا۔
 اور ہزار روپے سے ایک تلوار خریدی جس کو نہ ہر کی پان دی۔ اور اس مدت
 میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور مسائل پوچھا کرتا
 تھا۔ ارادہ قتل کا اس کے دل میں پوشیدہ تھا۔ اس کے گروہ کے لوگ (یعنی خوارج)
 اس کے پاس آتے جاتے تھے اور یہ لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ اتفاقاً
 قتل عام بنت خنہ ایک خوبصورت عورت پر اس کی نگاہ پڑی وہ بڑی صاحب جمال
 تھی وہ بھی اعتقاد خارجیوں کا کہتی تھی۔ اس کے باپ اور بھائی کو حضرت علی

اس کے باپ اور بھائی کو ہزدان میں قتل کیا تھا۔ ابن عوف اس پر عاشق ہو گیا وہ بولی
 میں نے ختم کھا لی ہے کہ میں نکاح نہیں کروں گی مگر اوپر مہر کے۔ ابن عوف بولا جو تو لڑکی
 میں دوں گا تین ہزار شرفی اور قتل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا۔ اور ایک غلام
 اور ایک لونڈی گانے والی مقرر ہوئی۔ وہ بولا میں تو اس شہر میں اسی غرض سے
 یعنی قتل علی کے واسطے آیا ہوں۔ قتل عام نے اپنے چچا کے بیٹے ہزدان ابن ابی الد
 کے پاس آدھی بیچا اس نے اس بات کو منظور کر لیا۔ اور ابن عوف شیب بن جبیر
 اشجی کو ملا اور کہا کہ تجھے کو دین و دنیا کی عزت کی خواہش ہے اس سے کچھ کیا؟
 کہا علی کرم اللہ وجہہ کے قتل میں تو میری مدد کر۔ اس نے کہا تیری ماں تجھ کو روکے۔ یہ
 اپنے بھائی کی بات ہے تو اس بات پر کہنے کا بویا لے گا۔ ابن عوف نے کہا اس کا چکر کھانے
 کوئی نہیں ہے اور مسجد میں کیا لائی آتا ہے۔ پس ہم مسجد میں چھپ رہیں گے۔ جب
 نماز پڑھنے لگے گا تو ہم قتل کر دیں گے۔ اگر ہم چپکے تو بچ گئے اور اگر کٹ گئے تو نیک
 ہو جائیں گے کہ راہ خدا میں مقتول ہو گئے۔ دنیا میں ذکر خیر ہوگا اور عاقبت میں جنت
 ملے گی۔ وہ بولا کہ بھوت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں میرا توجہ نہیں چاہتا ان کے
 قتل کے واسطے۔ ابن عوف بولا کہ بھوت اس نے خدا کے دین کے اندر آدمی حکم مقرر
 کئے اور ہمارے بھائیوں صالحینوں کو اس نے قتل کیا۔ پس ہم بھٹا خاص ان لوگوں
 کے جن کو اس نے قتل کیا ہے قتل کرینگے۔ موت تنگ کر اپنے دین میں اس نے
 منظور کر لیا۔ پس دونوں قتل عام کے پاس آئے دیکھا کہ وہ مسجد میں قہ بنا کر مستعد
 بیٹھی ہے اس نے اپنے بھٹے کے خیر کو انہوں نے اپنی تلواریں لیں پھر دونوں
 اگر اس کو کٹ کے پاس جا کر بیٹھ گئے جہاں سے حضرت علی نکلا کرتے تھے۔
 ابن عباس موزن آیا اس نے الصلوٰۃ کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھ چلے
 موزن آگے تھا۔ حضرت علی اور امام حسن بیچھے تھے۔ جب دروازہ سے نکلے تو فرمایا

اسے لوگو نماز کی تیاری کرو۔ نماز کی تیاری کرو۔ آپ کی عادت مبارک تھی کہ
 وہ اپنے ساتھ رکھتے تھے قرآن کے ساتھ لوگوں کو جگایا کرتے تھے۔ دو
 شخص سامنے آگئے۔ ماضی میں سب کوئی کہتا ہے کہ میں نے تلوار کی چمک
 دیکھی۔ اور سنا ہے کہ کوئی کہتا ہے حکم اللہ تعالیٰ کہتے ہے علی بن ابی طالب
 وہ لوگ انھی تلواریں ماریں شیب کی تلوار طاق اور بالاسے سرول میں لگی۔ اور
 ابن لجم کی تلوار پیشانی سے چوٹی تک کاٹ گئی۔ اور خنجر تک پہنچ گئی۔ آپ صبح کی
 نماز پڑھا رہے تھے۔ باقی نمازیدہ ابن ہبیرہ نے خلیفہ بن کر نام کرادی *
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ آدمی جانے دیا ہے۔ ایک روایت میں
 ہے کہ گنا جانے دیا ہے۔ لوگ ہر طرف سے دوڑے شیب تلوار باندھ کر گیا
 اور ابن لجم پر جب لوگوں نے چاک کیا تو اس نے بھی تلوار کے ساتھ چلا گیا۔ لوگوں نے
 رائد ویدیا مغیرہ بن نوفل نے اس کے سر پر شیبہ کی چادر ڈال دی۔ پھر اٹھا کر زمین پر
 سٹہ مارا اور اس کے سینہ پر بیٹھ گیا۔ اور تلوار حسین بن نوفل بڑا زبردست
 تھا۔ جب ابن لجم حضرت علی کے پاس حاضر کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا اسے اچھا کھانا اور
 اس کا بستر نرم کوئنا۔ اگر میں زندہ رہا تو اپنے خون کا مالک ہوں۔ معاف کروں یا
 بدلہ لوں۔ اگر میں مر جاؤ گا اسے بھی میرے ساتھ ملا دیتا یعنی قتل کر دینا۔ میں خدا کے
 سامنے اس سے جھگڑاؤنگا اس کو قتل دینا اور اس کے ناک کان شکاں حضرت ام کلثوم
 بوہس سیدہ امین امید کرتی ہوں کہ امیر المؤمنین چرخ امت میں کچھ حد نہ پہنچو چکا۔ وہ
 یلیہ بولا تو پھر روتی کیوں ہو۔ پھر بولا میں اپنی تلوار کو زبردستی لیتی تھی۔ ایک ہنسی بھر
 اگر میری مراد پر نہ چلی تو خدا اس کو دور کرے اور اس کو مٹی یا بیٹھ کر دے حضرت
 علیؑ کبھی کا دن اور ہفتہ کا دن زندہ رہے۔ انار کی رات ۱۴ رمضان سنہ ۴۰ کو
 فوت ہوئے۔ آپ نے صاحبزادوں شاگردوں اور مریدوں کو جمع کر کے وصیت کی

فرمائی کہ اے آل عبدالمطلب لوگوں کو نہ مارنا فقط قاتل ہی سے قصاص لینا۔ اور
 ایک ضرب کے بدلہ ایک ضرب اور شہادت کرنا کیونکہ حضرت جلیل اللہ علیہ السلام نے
 فرمایا ہے مثلاً سے بچے رہو اگرچہ باؤلا کتا ہی کیوں نہ ہو *
 یہ تخم خواجه کا ومانے شروع ہوا ہے۔ بظاہر دنیا کے زاہد اور اماموں کے بھاد
 (یعنی منکر) بظاہر حدیثوں کے جامع قرآن کے حافظ۔ لیکن فی الواقع جماعت
 مسلمانوں کا بیچ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کہ تراویح میں کی جماعت کیوں کی
 حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کہ قرآن کیوں جپ کر آیا۔ مسجد نبوی کو کیوں
 بڑا عالیشان بنایا۔ یہ دین میں بدعت قائم کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 فیصلہ کیوں تھا کہ پھر چار مومن صالحینوں نہروانیوں کو کیوں قتل کیا۔ یہی جواب
 ہے جنہوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا۔ رفتہ رفتہ
 عبد اللہ ابن زبیر کو سولی پر چڑھایا۔ حجاج نے ایک لاکھ میں ہزار صحابہ اور تابعین کو
 قتل کیا۔ باندھ کر فوج کر آیا۔ جب بنی امیہ کا دور ختم ہوا تو عباسیوں نے عہد میں بیٹے
 کھلا کر عہد اہل بیت اور بنی امیہ کو لعنت کرتے۔ عمرو بن عبد العزیز نے لعنت موقوف
 کر کے عباد اللہ کہ جو اللہ ان کے لیے اللہ یا مری اللہ تعالیٰ والہ فحسان شروع کیا
 یہ ظلیوں کا ومانے سے پڑھا جاری ہوا۔ جعفر منصور نے جو کچھ علما و فضیلہ کے ساتھ
 معاد کیا جن میں اس سبب تھا کہ اہل نبوی کی محبت لفظ کیوں کرتے ہیں بظاہر ہونا
 عہد تھا کا اور وہی سبب جعفر بنی تھا کہ ابراہیم و محمد بن عبد اللہ معاویہ کے ساتھ
 یہ امام کیوں دوستی رکھتا ہے۔ ماروں رشید کے وقت بڑا سخت داؤد و لہا ہری زلم
 زمانہ بظاہر ہوا جبکہ بیٹے احمد نے سیدنا اہل علم قتل کر کے فقط یہاں ہی کہ قرآن
 کو مخلوق کہو۔ عقائد معتزلہ کے اماموں کے عہد میں خواجه کے ساتھ شامل ہو گئے۔
 سبب یہ ہوا کہ نو مسلم یونانی فلاسفہ لغو صحت کیات اور احادیث کو اپنے اپنے

عقل کے ساتھ مطابق محمول کرنے اور برخلاف عقل مردود کرتے۔ کہتے رضا کا
دیر رہے نہ عذاب قبر کا پلھڑا پر عبور نہیں۔ نیز ان بطل ہے۔ وزن حال غلط
فاسق مرتکب کبیرہ یعنی بالکفار ہے۔ خوارج مرتکب کبیرہ کو کافر کہتے ہیں خدا تعالیٰ
کی حیثیت کے قابل ہیں ایسے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے۔ ظاہر یہ
مذہب کل اہل اسلام کا مخالفت اور سب کو بدعتی اور کافر کہتا ہے۔

داف و دظاہری کے سلسلے میں ابن حزم۔ ابن تیمیہ بڑے بڑے محدث
چلے آئے۔ ابن تیمیہ کے ساتھ ابو الحسن شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے مباحثے کئے
اسکو جھوٹا کیا اس کی کتابیں جلاشیں۔ سلطانی حکم کے ساتھ اسکے مریدوں کو
بعد اسکے قتل کرایا۔ اس کی کتابیں معنی اسکے بقیہ مریدوں کے پاس رہیں۔

جب سلطان مسلم خاں بادشاہ قنطنین فوت ہوا یہ بلاد عرب میں حالت
میں بغیر حاکم سلطانی کے رہے یہ موقع پاکر عبدالوہاب نجدی نے اپنے مریدوں
نجدیوں کو جمع کر کے کہا کہ بادشاہ مرگیا ابھی اسکے قائم مقام کوئی نہیں ہوا
نزار عرب پانہو گئی۔ جسے کس طرح پڑھا جاوے گا اور حد و شریعت کیسے جاری
ہونگے۔ کوئی امام دین کا چاہیے۔ سب نے عرض کیا کہ حضور پیر و مرشد ہیں عالم
ہیں محدث ہیں اس لئے مستحق امامت کے ہیں۔ آپ ہی امیر المؤمنین ہیں جسے
کہا کہ میں اس بات میں مجبور ہوں میری خوشی کوئی نہیں۔ اجرائے احکام دین
کے واسطے یہ عہدہ قبول کرتا ہوں بنام عبدالوہاب خطیب پڑھا گیا اور حکم دیا کہ
حرم میں بڑی پڑتیں ہیں سونے کا پرالہ ہے اور سونے کی چوکاٹ ہے اور
دینہ طیبہ میں جو روضہ ہے وہ صنم اکبر ہے اسکو توڑو۔ ابو سعود ایک امیر اسکا
مرید ہو گیا وہ اور نجدی اسکا بیٹا محمد نایب ابو بکر کے ہیں کئے شریف مکہ
کے ساتھ جدال و قتال ہوا۔ شریف دھوکہ میں رہا کہ حرم میں قتال کون کرتا

ہے ہر چند اسکو خبر پہنچی تھی کہ بارادہ فساد اُسے ہیں مگر وہ غفلت میں رہا۔
جب حرم میں اکثر شیعری کی کچھ ادب حرم کا نہ رکھا۔ شریف اور غلام اس کے
چلے گئے۔ مجھے نے بیٹھ کر علما کو بلایا۔ ایک فتویٰ پہلے نہیں لکھا گیا تھا کہ نجدی
یسے دہائی کافر ہیں وہ فتویٰ محمد کے ہاتھ آگیا جسکے نام لکھے تھے انار بکر قتل کیا
ایک بڑے عالم سید عمر عبدالرسول تھے ان کو بلا کر کہا کہ ہم نے لکھا ہے۔ کہ یا
رسول اللہ کہنا کفر ہے کے کے مناروں پر پانچ وقت اہل اسلام علیک
یا رسول اللہ کہنا کفر ہے اور میں کفر کہنے والوں کو تم نے کافر لکھا ہے ہم تو
کہتے ہیں لا یُعَذِّبُ اللہُ الْعِزِیْبُ اِنَّ اللہَ اَنْہوں نے جواب دیا کہ یہ ہوش شبات عقل
وقایہ جو اس یہ فتویٰ میں نے لکھا یا رسول کہنا کفر ہے تو یہ عجب کفر ہے کہ
پانچ وقت نماز میں السلام علیک ایہا النبی کہنے کو عبادت جانتے ہو اور یہ کہہ کر
بڑا لغو بار بار یا رسول اللہ میرے چاہا کہ انکو بھی قتل کرے۔ اتنے میں شور ہو گیا کہ
سلطانی فوج شیوع میں آگئی۔ اس شور و غل میں وہ نجدی محمد بن عبدالوہاب
اور ہمتو جیہ ہو گیا اور شیخ عبدالرسول بچ گئے۔ یہ بات ہوئی تھی کہ جب سلطان محمود خاں
تحت پر بیٹھا تو اسکا واس قندہ کی خبر ملی اس نے محمد علی پاشا مصر کو حکم دیا کہ فوج
جوارے جا کر ان شریعوں پلیدوں سے حرمین کی زمین پاک کرے۔ یہ حکم
سننے ہی محمد علی پاشا مصر مجبہ افواج جہاز میں سوار ہو کر گیا۔ اور ان کی خوب
سرکوبی کی مصری فوج نے جو پہلے آرائی تھی غلام لے لیا تھا۔ پس ہزار دہائی قتل
ہوئے۔ انکے ناک کان کاٹ کر تھیلے بھر کر دم میں پہنچا دیئے۔ انکی جمعیت پر گندہ
ہو گئی۔ شامی نے بھی ان کا ذکر باب البغاة میں کیا ہے کہ یہ خوارج ہیں۔ اور انہوں نے
۳۳۰ھ میں یہ فتنہ قائم کیا۔ اور کچھ فوج ان دہائیوں کی دینہ طیبہ میں پہنچی تھی۔
حضرت کار و روضہ مبارک گرانے لگے کہ یہ صنم اکبر ہے اندر سے ایک اثر و انکلا سب

اس کو دیکھتے ہی بھاگ آئے۔ اور خبر فوج مصر کی بھی پہونچ گئی +

اسماعیل دہلوی جب دورہ پورٹ وکن میں مشغول تھا تو اسکو کتاب التوحید مصنفہ محمد عبدالوہاب نجدی مکتبہ لگی۔ وہ عربی میں تھی اسنے ایک اسکی شرح اردو میں لکھی جب کانام تقویت الایمان رکھا۔ جب دہلی میں آیا تو علمائے دہلی نے اسکی کتاب دیکھ کر انجمن خیرت واسنولنے دبا کر کہا یہ کیا معاملہ ہے۔ پہلے وہ صراط مستقیم لکھی جس میں اولیاء کا کشف اور سیر فلک درج ہے اور اس میں ایسی بات کر یا رسول اللہ کہنا کفر ہے۔ انہوں نے اسکے ساتھ مباحثہ کیا اور اسکو جھوٹا کیا۔ اسکے الزام و سکوت کی کتاب بنام تحقیق الحقیقہ موجود ہے۔ اسکے ذریعات ابلا ہر حد تک عامل تقلید کے متنازعہ امکان نظیر نبی کے قابل ہندوستان میں پھیلے پہلے امکان نظر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قابل پھر کثرت جہل باری تعالیٰ کے قابل پھر وجود نبی کے قابل ہوئے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے متنازعہ تھے۔ اور بعضوں نے یہ کہا کہ وہ اپنے زمانہ کے رسول ہیں جیسے ہیں تو ہم رسول ہیں تو ہم ہدی ہیں تو ہم مکہ و مدینہ کا شرف پر شرف حضرت ابراہیم خلیل اللہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ شرف مکان پشرون مکین ہے اور یہ نہ سمجھے کہ شرف کعبہ شریف کا حضرت ابراہیم اسماعیل آدم علیہم السلام کے وجود سے پہلے تھا +

حکایت اسماعیل ماہ محرم میں جامع مسجد وسیعہ کے شمالی دالان میں وعظ کر رہا تھا قاعدے سے شہزادے تبرکات خوشالی طرف سنگ مرمر کے حجرہ میں رکھے تھے انکی زیارت کے واسطے آئے کہ تبرکات لیا کہ عہدات کو زیارات کرائیں۔ جب تبرکات پانگی میں رکھ کر پچھلے تو سامعین وعظ تعلیم کے واسطے کھڑے ہو گئے۔ اسماعیل نے کہا بیٹھو۔ قرآن شریف کی سہ اذنی ہوتی ہے میں وعظ کرتا ہوں وعظ میں اٹھنا ناجائز ہے۔ شہزادوں نے یہ بات بہادر شاہ کو کہی کہ مولوی اسماعیل نے ایسا کہا ہے

بہادر شاہ نے دونقیب بیٹھے کہ مولوی اسماعیل کو مسجد سے نکال دو۔ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میں بھی اب سامان کر کے آؤں گا۔ تبرکات کو جلا دوں گا۔ اور روضہ نظام الدین کو گرادوں گا۔ اب اس غم پر جمعیت پیدا کر نیکی کے نکل اور بانی کہ میں بادشاہ ہندوستان کا ہو جاؤں گا۔ خاندان شاہ ولی کا مشہور تھا جو جانا لوگ خدمت کرتے۔ اور سید احمد کو اپنا میر بنایا ہوا تھا۔ مولوی عبدالوہاب چن بے مولوی اپنے ہم مشرب کو ساتھ لے پھرتا تھا۔ جہاں جاتے وعظ کرتے۔ مرید کرتے۔ پیر صاحب بھی ساتھ ہیں اور مولوی صاحب بھی ساتھ ہیں۔ اسی طرح بہت سی جمعیت پیدا کی۔ بہت نیچے اور گھوڑے اور اونٹ وغیرہ سامان ہتیا کر لیا گواہیاریں بھی پہنچا۔ لوگ اسکے وعظ شناس خوش ہوئے اور وجہ دولت کو خبر کی کہ ایک مولوی صاحب سید صاحب ہیں خوش بیان ہیں۔ دولت راؤ نے کہا بھیجا کہ میں چار ہوں۔ اچھا ہوتا تو آپ حاضر ہوتا اگر تکلیف فرما کر زیارت سے مشرت کریں تو بہت حسا ہوگا۔ جب اسماعیل بہادر وجہ دولت راؤ کے پاس گئے اس نے غلاموں سے کہا۔ کہ مجھ کو تعلیم کے واسطے کھڑا کرو۔ وہ تعلیم بہا لایا۔ اسماعیل نے کہا کہو لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہمارا رب ہے کہہ کہ جب ہم گدی پر بیٹھتے ہیں تو اول کلمہ طہ ہے ہیں۔ ہمارا کلمہ غوث پاک کا سکھایا ہوا ہے۔ اسنے جانشینوں کی طفیل میں پہنچا۔ ان کا دستور ہے کہ جب گدی پر بیٹھتے ہیں تو جو بٹھا پایا۔ اپنے پیر کالی کر بیٹھتے ہیں اسماعیل نے کہا کہ عام طور پر کہو۔ اور سب لوگ کلمہ پڑھیں۔ اسنے کہا اگر عام طور کہوں تو بڑا فتنہ قائم ہو جائے۔ اور کشت و خون ہو جائے۔ اس طرح تعلیم نہیں کرتے اگر عام طور پر اسلام تعلیم کرنا ہے تو آپ افغانستان کی طرف جاؤ اور وہاں سکیت سلطانی جمع کر کے لاہور پر فوج کشی کرو۔ رنجیت سنگھ کو زیر کرو۔ اور نکادین کا بجاؤ اور سکھوں کو مسلمان کرو۔ جب یہ آوازہ لوگ سنیں گے۔ تب مسلمان بھا جائیں گے +

راجہ نے ایک تھال اشرفیوں کا بھرا ہوا آگے رکھا اسماعیل نے اٹھ لی لگا دی کہ
 منظر ہے۔ خادم سے کہا کہ میرا ہاتھ دھال دے پلیٹ ہو گیا خادم آٹھاب لئے نظر اٹھا
 ہاتھ دھوئے اور اشرفیاں تھیلے میں ڈال لیں۔ راجہ نے کہا ایسی پلیٹیں نہیں کو
 اٹھائی لگانے سے پلیٹ ہوجاتی ہے وہ تو برسے میں ڈالی اور اٹھائی دھوئی یہ شریعت
 میں کوئی حکم نہیں کہ اشرفی روپے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ پلیٹ ہو جاوے یہ جیب میں ہوتا
 تو نماز بھی درست ہے اسماعیل یوں لانا نہ کا وقت ہے جاتے ہیں راجہ نے کہا۔
 یہاں ہی نماز پڑھ لو اذان کہہ کر اور تکیہ کہہ کر باجماعت نماز پڑھی۔ راجہ نے کہا بڑا
 تعجب ہے کہ میرے فرش پر میرے مکان میں نماز درست ہو جائے اور اشرفی کو اٹھائی
 لگانے سے ہاتھ پلیٹ ہو جائے۔ یہ منافق ہے۔ جب حسب اشارہ مہاراجہ دولت راؤ
 کے اسماعیل پشاور میں گئے تو بڑے وعظ شروع کئے۔ حافظ و راز صاحب شائع
 بخاری کے ہیں وہاں موجود تھے۔ انہوں نے جب اسکی زبان درازی اور خواجہ جی
 فتنہ اندازی سنی تو بہت مسائل میں مباحثہ کیا۔ اسکو الزام دیا۔ اتنی توفیق تو نہ ملتی
 کہ سارے مجاہدوں کو اکٹھی روٹی دیوے لنگہ جاری کرے۔ دیہات میں اپنے
 مجاہدین تقسیم کر دینے کسی میں چالیس کسی میں پچاس۔ دوسرے ہری سنگہ لٹوا گیا۔
 دیہاتیوں نے باہم مشورہ کر کے اسکے مجاہدوں کو اپنے اپنے دیہات میں قتل
 کر دیا اور ہری سنگہ نے اس کی جمیعت کو اور اسکو قتل کر دیا۔ سید احمد علی مقتول
 ہوئے کچھ بقایا اسکے اتباع کا یا فغانستان میں رہ گیا وہ اسکا اپنی کاشت کاری کر کے
 گزارہ کرتے تھے ہندوستان کے وہابی عقیدان کی مدد کیا کرتے تھے چانچہ اس
 طاقت میں محمد شفیع میرٹھ والد شیکہ دار کسٹریٹ مجرم بنا اور عبدالقیوم بنگالہ میں جو جو
 سرکار انگریزی کو معلوم ہوتا گیا اسکو سزا دیتے گئے۔ اب وہ مجاہدین اپنی یا فغانستان
 سے ہنر مان ہو گئے۔ کتابیں اسماعیل کی تقویت الایمان تلخیص الحق ایک روزی

اور اسکے شاگرد نذیر حسین کی سیدار الحق وغیرہ ہیں۔ اسکے ترویجیات میں مدار الحق
 جو جو فیہ الحق انحصار الحق وغیرہ چھپ گئیں۔ اسکے سرکوب مولوی احمد رضا
 خاں صاحب بریلوی افتاء اللہ کافی ہیں۔ انہوں نے ایک سو اسی رسائل لکھے
 ایک رسالہ کا نام دو سو تازیانہ پر فرق چوں نہ مان ہے۔ اسماعیل اور شیکہ بنگالہ ہی
 پر دو سو اعتراض لکھے ہیں لیکن ان کذب باری تعالیٰ کے قایل ہیں۔ فتاویٰ مزین
 جو مذکورہ کی تحریک کے واسطے بہت اہم علماء حرمین لکھا گیا اس میں سارا کفر اور زندقہ
 ان کا ظاہر کر دیا۔ اور رسالہ فضل و آبی صحت حدیث کا معیار بنایا۔ احیاء العلوم
 میں سماع مولیٰ واستدوا از اہل قبلہ ثابت کر دیا۔ اہل دین کو چاہیے کہ ان رسائل
 کی اشاعت کریں اور ایسے علماء کی مدد کریں کہ عام لوگ ان خراب کوششوں سے محفوظ
 رہیں۔ اپنے ایمان کو شر ثنائین سے بچا دیں۔ یہی لوگ دجالوں کے ابوالہ ہیں۔
 پنجاب کے وہابیوں نے اور رنگ پور اپنے آپ کو اہل حدیث کہا لائے گئے۔
 کہتے ہیں کہ ہم نہ عبدالوہاب کو جانتے ہیں نہ نجد کو اور نہ اسماعیل و بریلوی کو ہم تو وحدۃ
 کو جانتے ہیں اور ہم اہل حدیث ہیں رکیز کہ وہابی بدنام ہو چکے تھے وہ نام ہی موقوف
 کیا کہتے ہیں کہ صحیح بخاری صحیح الکتب ابن کتاب الحدیث ہم اسکے تابع ہیں احادیث
 صحیحہ اسی میں ہی ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حنفی نے ان کی کل احادیث کے
 جواب دئے کہ ان کی احادیث منسوخ ہیں چار سو چھ مسائل لکھے ہیں تفصیل دار
 بیان کیا وہ کتاب بنام شرح معانی الآثار مبسوط و موطول ہے اسکا ترجمہ کرنے اور
 چھپانے اور دیکھنے میں عوام کو تکلیف ہوتی ہے اسواسطے مناسب معلوم ہوا کہ
 بالفعل خلاصہ طور پر چند مسائل کے جواب جو امام طحاوی نے لکھے ہیں مختصر عام فہم
 لکھے جا دیں بطور مشتمل نمونہ از خردار سے تاکہ لوگوں کو محسوس ہو جاوے کہ وہابیوں
 کی احادیث کا یہ حال ہے۔ جب اتفاق چند احباب ہو جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ

ساری کتاب کا ترجمہ چھپایا جاوے گا۔ اس میں تھینا ڈیڑھ ہزار روپیہ صرف ہوتا
 ہے۔ خلاصہ تقریر کا یہ ہے کہ جعفر را حادیث صحاح رشتہ میں ہیں یہاں تک سند
 خلفاء راشدین کے ہے چونکہ خوارج امام اور ابو حنیفہ کے مکالمے میں تو ان منکروں نے
 خلفائے راشدین کی کاروائی کو بالکل طاق رکھ کر نیا مینیا کر دیا ہے یہ اہل حدیث
 اتنا نہیں سمجھتے کہ جب خلفائے راشدین نے جو پیش امام سب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 اجماع کے تھے تین برس نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق پڑھی
 بموجب ارشاد صلوا علیہم اجمعین اٹھتے تھے پڑھی تو اس میں کوئی تائبہ
 باقی نہ رہ گیا۔ مگر یہ عقیدہ خوارج انکو مستند جانا حرام ہے۔ خوارج حدیث مرفوعہ کے
 طالب بنے۔ یعنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے وہ مانینگے یہ واسطہ
 اہل سنت و الجماعت سے خارج ہو گئے۔ بنا بریں تقلید امام عظیم کے منکر ہیں اور
 یہ چھ کتابیں یعنی صحاح رشتہ حدیث کی محدثوں نے بمقابلہ صحاح رشتہ شریف
 امام فتویٰ ضد پر لکھیں جن کا نام سیر صغیر سیر کبیر بسوطہ زیادات جامع صغیر
 اور جامع کبیر ہے اور جن کی روایات کا نام ظاہر اندہ سب اند ظاہر الروایات ہو
 انکے برخلاف جو روایات فقہ شریف کی ہیں وہ روایات نو اور کہلاتی ہیں وہ مرفوع
 ہیں اور مرفوع ان کی روایات قابل فتویٰ نہیں۔ ایسا ہی یہ اہل حدیث سوائے
 صحاح رشتہ حدیث کے جو دوسری حدیث کی کتابیں ہیں ان کو غیر متبرک سمجھتے ہیں تاکہ
 صحاح رشتہ فقہ شریف کا مقابلہ پورا پورا ہو جاوے ۛ
 اب ان اہل حدیث کے اصول متنبہ لکھنے اور جواب دینے بطور تطویل نقل
 مطلب ہیں کیونکہ اہل مہول انکا بخاری ہے۔ بخاری نے جو خلافت خلفاء راشدین
 کے کیا وہ انظر ہے ۛ
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمع صحابہ میں تحقیق کیا کہ جب مرد جو رشتہ ساتھ

دخول کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔ محمد بن اسماعیل
 بخاری اس مسئلہ میں اپنا نام لکھ کر کہا غسل احوط ہے فرض نہیں۔ باجماع صحابہ کا
 خلاف کیا۔ سند اسکی کیا ہے کہ الماء من الذی یغسل غسل انزال سے ہوتا ہے اور
 یہ حدیث باتفاق اہل ائمتہ منسوخ ہے یا بطل ابن عباس رضی اللہ عنہما محمول
 بر اطلاق خواب ہے۔ دوسری حدیث جب حضرت عثمان بن مظعون فوت ہوئے تو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر گئے جسکے گھر وہاں تھے یعنی ام العلاء
 وہ بولی کہ عثمان بہشتی تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تمہیں کیا معلوم
 ام العلاء بولی کہ مومن تھا۔ مہاجر تھا حضور کا بھائی رضاعی تھا۔ ایسا نیک تھا۔
 اور ایسا نیک تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واللہ ما ادری و انما رسول
 اللہ و انی فیہ لى۔ یعنی واللہ حالانکہ میں رسول خدا ہوں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ
 کیا ہو یہ حدیث کس قلم اور کسٹھ سے نکالی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
 انجام معلوم نہیں تو آیت شریفہ فی غیرک اللہ ما المقدم من دینک وما تاخس
 کہ ہر گز تاکہ بخشے اللہ تعالیٰ آپ کی خاطر گناہ اگھے تھکے اور غسل اٹھ پکعتک
 کتبک مقاماً محموداً کہ ہر گز یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تم کو مقام محمود پر ضرور رکھتا
 کرے گا کیونکہ فعل اور عسے کا لفظ خدا تعالیٰ کی کلام میں مجھے یقین ہوتا ہے۔
 ولسوف یعطیک ربک فقل عنی اور ضرور خدا تعالیٰ آپ کو اتنا دے گا کہ آپ
 راضی ہو جاویں گے۔ اور صدیق اکبر کے حق میں ولسوف یرضی فرمایا ہے کہ
 صدیق اکبر راضی ہو جاوے گا۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں جنت
 کی سیر فرما کر سب کے مقامات معینہ ملاحظہ فرمائے اور سب کو خبر دی تو وہی حدیث
 کو عنابر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہا جاوے تو اور کیا کہا جاوے۔
 تیسری حدیث آنحضرت تیس روایت کی ہے کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی، دو گنچے تو راستہ میں ابو بکر بن اہل ساعدی ملے انہوں نے کہا کہ کہاں جاتے ہو کہا کہ اس شخص نے حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں ابو بکر نے کہا لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بے مسلمان آپ میں تلواریں رکھ لیا کرتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں۔ پس یہ بخاری تمام صحابہؓ علیہم السلام نے جماعت حضرت علیؓ اور امیر معاویہؓ اور عشرہ مبشرہ کو بھی جنکے قطعی ثبوتی ہونے کی خبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ معاذ اللہ دوزخی تیار رہے یہ جملہ احادیث بخاری اور اس کے اتباع کے تقاضا ہیں۔ *

فوتوح الرحمت شرح مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ شرح الکتاب بعد کتابت بخاری ہے۔ ابن صلاح صحیح تلامذہ بخاری کا قول ہے اس نے ہی مشہور کر دیا ورنہ بخاری میں احادیث متضادہ اور منسوخہ بہت ہیں جن کی کچھ تفصیل درج ہے شرح عمدۃ اکبر مؤلف مولوی وکیل احمد بک دہلوی میں ہے۔ *

اب اس شرح معانی آثار کے مسائل لکھنے سے معلوم ہو جاوے گا کہ صحاح کی احادیث کس قدر منسوخ ہیں۔ اسباب اعلیٰ طہارت سے شروع کرتے ہیں کہ ان کی احادیث کی نقلی کھلمبھار سے اور غلطی واضح ہو جاوے۔ *

رسالہ نافع العباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ اما بعد پس یہ مسئلہ کبرئے متعلقہ بالامتہ اشعری اس زمانہ میں اہم المسائل ہے۔ ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ اس رسالہ کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اس کی جو بعد از ایمان باللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مردود نہ ہوے اور عن اللہ مقبول ہو کہ شریعت الہیہ کا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ** یعنی اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کی ہی قبول نہیں کرتا ہے۔ نہ دوسروں کے۔ اہل حدیث شریف میں ہمارے یہاں **يَتَقَبَّلُ اللَّهُ صَلَاتَ مَنْ تَقَاتَمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ** (یعنی اللہ تعالیٰ نہیں قبول کرتا نماز اس شخص کی جو امامت کرے کسی قوم کی سبائیکہ وہ قوم اس کو کبروہ جانتی ہوں۔ اور عاکر نے مرفوعاً یہ حدیث بیان کی ہے **يَعْنِي أَنَّ سَتْرَكَ أَنْ يَقْبَلَ اللَّهُ صَلَاتَكَ قَلِيلًا وَكَثِيرًا كَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفَدَّ كَسْرُ فِيمَا دَيْنَكَ وَدِينَكَ** ترجمہ اگر خوش آتی ہے تو یہ بات کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز قبول فرماوے تو چاہئے کہ اپنے نیک لوگ تم سے تمہاری امامت کراویں کیونکہ وہ وکیل ہیں تمہارے درمیان تمہارے اور تمہارے رب کے۔ *

اس کیت کریمہ اور حدیث شریف سے خوب روشن ہو گیا کہ نماز مقبول کی جی ہے جو متقی اور صالح کے پیچھے ادا کی جاوے۔ اب معلوم کیا جاوے کہ اس امت مرحومہ میں کونسا فرقہ سعید ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے۔ اور کون غیر متقی حضرت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے تہتر فرقہ میں سے ایک فرقہ کو جنتی فرمایا۔ اور بیتر کو ناری و پنبی۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشی کون ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ **فَاَنَا عَلَيْهِمْ وَأَصْحَابِي** جس میں ہوں۔ اور میرے اصحاب میں وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے طریق پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ فرقہ نابیکل فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو متقی و شافعی و مالکی و حنبلی ہیں یہ چاروں مذہب الے ایک عقیدہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو مشرکہ و قدس ذاتی جلہ اوصاف و ذیہ سے اور موصوف ذاتی جلہ اوصاف کہ الیہ کے ساتھ اعتقاد کر کے بیچ انبیاء اور صل کو عظیم الصلوٰۃ و السلام معصوم جانتے ہیں اور سارے اصحاب کبار و کمون کمال یقین کر کے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متنازل رکھتے ہیں اور کہتے ہیں **رَبَّنَا آتِنَا فِي هَذِهِ مِمَّا رَزَقْنَاكَ وَآتِنَا فِي الْآخِرَةِ إِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ** ترجمہ اسے پروردگار ہمارے برادر وں کو جو ہم سے پہلے یا ایمان لائے تھے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں دشمنی ایمان والوں کے مٹ ڈال دے۔

رافضی و خارجی و داعی و معتزلہ جبری و قدری وغیرہ جتنے فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے برخلاف ہیں۔ یہ سب کے سب ہستی نہیں ہیں۔ ہر ایک فرقہ کے عقاید برخلاف اس فرقہ اہل سنت و جماعت کے ہیں اور ان کی کتابیں عقاید کی جہاں جہاں۔

روافضی کی جہاں ہیں اور خارجیوں کی جہاں اور داعیوں کی جہاں۔ چو کہ اس رسالہ میں تذکرہ و مایوں کا مقدمہ ہے لہذا ان کی کتابوں کا نشان دینا واجب ہے پہلی کتاب

ان کی عقاید کی کتاب التوحید مصنفہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے جس کے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو محدثی کا لقب دیتا ہے۔ دوم تقویت الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی کی ہے جس کے سبب یہ فرقہ اپنے آپ کو اہل حدیث کا خطاب دیتا ہے اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں ان کی فشریح کی چنداں ضرورت نہیں۔ مشیخہ ثنویہ خود ار ہے۔ یاور ہے کہ سب اہل سنت و جماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور جماع اصحاب کرام رضائے متفقہ ہیں اور یہ داعی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور جماع اصحاب کرام کا انکار کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واپسیات بے اصل باتیں تراش کر اپنے عقاید کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جس کے سننے سے مومن آدمی لا حول و پڑتا ہے اور ان کو بلا تاویل کا فریب لگتا ہے۔ تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ یقین کر لینا چاہیے کہ سب مخلوق کیسا بڑا کیا چھوٹا خدا کی شان کے آگے چارے بھی ذلیل ہے۔ اقول یہ کیسا بڑا کفر ہے جسکی توبہ بھی مقبول نہیں ہو سکتی کیونکہ توبہ صرف ان کفریات سے ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے گناہ ہوں اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس کا کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیاء و اولیاء و فرشتوں اور محبوبوں کو اس نابکار نے یکساں کر کے چارے بھی ذلیل لکھ دیا۔ اس نے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب نبی و ولی و کافروں کو یکساں کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کا روبرو فرمایا۔ **أَفَجَعَلَ الْمُتَشَبِهِينَ كَالْغَيْرِ بَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ** یعنی کیا ہم مسلمانوں کو کافروں جیسا کر دیکھ دیا ایسا نہیں کیا ہوا تم کو تم کیسا حکم لگاتے ہو۔ ایسا ہی اس تقویت الایمان داس نے کتاب ایضاح الحق کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ اور معبود ہے قدرت رکھتا ہے۔ ورنہ قدرت انسان کی قدرت آپ پر یا وہ ہو جاوے گی، اقول اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا کہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات

کو مترہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے۔ **مُتَخَذَاتِ الدِّينِ أَسْرَى لِعِبَادِهِ لِكَلِّهَا**
 یعنی پاکی ہے ہر عیب جس کی منہ اپنے عباد کو رات میں سیر کرانی، **سَبَّحَ ثَوْنُ**
 اللہ تعالیٰ کے نام میں یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب سے اور ان سے جو مخلوق کے
 خیال میں آویں۔ اس پر عقیدہ ہے کہ اس سخت عیب خدا کی ذات کو لگا دیا۔ یہ اس فرقہ
 واتباع کا پیشوا ہے اور یہ دعویٰ اسلام کا کرتا ہے۔ اور رسالہ لکھا ہے کہ
 وہابی کے پیچھے جتنی کہ نماز درست ہے جس کا نام واضح الفساد رکھا ہے اقول
 وہابی کے پیچھے نماز بالکل ناجائز ہے اور مطلقاً حرام ہے۔ سادہ کتابوں میں اہل
 سنت جماعت کی تائید ہے کہ بدعت مکفرہ والے کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ اور یہ
 فرقہ ایسا بدعتیہ ہے کہ عقائد کرام کو اہل غلطی و بدعت بتاتا ہے +
 تراویح آٹھ رکعت چہرے میں اور میں رکعت چہرے والوں کو بڑا کہتے ہیں۔ دیکھو
 کہ میں رکعت حضرت عمرؓ نے اہل اجدہ جملہ علماء راشدین و صحابہ کرام نے پڑھیں
 اس کہنے سے یہ فرقہ کافر ہو یا مسلمان رہا۔ بلکہ ہماری کتابوں میں توبہ لکھا ہے کہ
 جو کوئی امام عظم علیہ السلام کے قیاس کو حق نہ مانے وہ بھی کافر ہے۔ بخداوی طائیفہ
 صفحہ ۲۷۵ جلد ۱۰۱۱ خالق قیام الہی بخلافہ رحمہ حق نیست یکر گزارانی التماس
 خانیہ ۱۰ جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابو حنیفہ رحمہ کا حق نہیں ہے تو وہ کافر و جاد
 جیسا کہ تاناہ خانیہ میں ہے +
 میں بموجب ہندی کتابوں کہ جن پر فتویٰ ہے یہ لوگ جو قیاس امام ابو حنیفہ
 کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ اور حرام مطلق۔ اور
 اس رسالہ واضح الفساد والے نے جتنی عجائبات لکھی ہیں سب عبارات میں یہی مطلب ہے
 کہ کافر کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے یہ شخص وہابی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے
 صفحہ ۱۰ بحوالہ فقہ اکبر لکھا ہے (**الْمَسْلُوكُ خَلْفَ كُلِّ بَيْتٍ قَبْلَ بَيْتِ الْمَسْجِدِ**)

یعنی نماز پیچھے ہر بیک گنہگار کے جائز ہے اقول دیکھو اس میں من شرط ہے کہ
 مومن کی اقتداء جائز ہے نہ کافر کی اور صفحہ ۷ میں ہے۔ **كَانَ التَّحَابُّ وَالْمُتَابَعُونَ**
 ومن بعد من لا یفرق الا بوجہ فیصلۃ بعضیہم مغلطہ بعضیہم صحابہ
 کرام رہا اور تابعین اور ان کے بعد امامان پادروں ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے
 تھے اقول صحابہ کرام اور تابعین اور امامان دین کا مذہب و بابوں کے مطابق
 نہیں تھا۔ صاف اس عبارت سے بھی یہی معلوم ہوا کہ اہل ایمان اہل سنت جماعت
 والوں کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے کیونکہ سارے اصحاب و امامان دین اہل سنت
 و جماعت تھے نہ مثل وہابیوں یا شیعہوں کے تھے کہ خدا کو یہ ٹھکانا اور پیغمبروں کو چار
 اور ذلیل کہیں۔ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ**۔
 غرض کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ راضی وہابی کے پیچھے اقتداء ناجائز ہے۔ رسالہ
 واضح الفساد والا جھوٹ بتاتا ہے کیونکہ وہابی ہے اور وہابی اہل سنت جماعت
 کو دھوکہ دیتے ہیں۔ درخشاں وغیرہ میں ہے **وَإِنَّ أَكْثَرَ بَعْضِ مَا عَلِمَ مِنَ الدِّينِ**
خُصَّ وَرَدَ كَقَوْلِهِ یعنی اگر کوئی انکار کرے اس بات جو دین میں ضروری جانی
 گئی ہے جس کے انکار سے یہ کافر بناتا ہے **كَقَوْلِهِ** **إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَسَمٌ كَالْجَسَامِ**
وَالنَّكَارُ حُجَّةُ الصِّدِّيقِ **قَدْ بَصَحَ** **الْإِقْدَارُ** **أَيْ** **أَصْلًا** جیسا کہ یہ کہے خدا
 جہم ہے مثل الجسام کے اور انکار کرے صحت صدیق اکبرؓ پس اقتداء اس کے
 پیچھے بالکل درست نہیں ہے +
 ایسا ہی جملہ کتابوں فقہ میں لکھا ہے اب تفصیل وار سنو کہ جن کے پیچھے نماز مکروہ
 ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ کراہت و حرمت ان کی نسبت میں جو اہل سنت و جماعت
 ہیں ورنہ وہابیوں کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ اہل سنت و جماعت سے خارج
 ہیں اور ان کے عقائد جہاد ہیں۔ غلام۔ خواہ کزاد کیا گیا ہو۔ اعرابی صحران

مطالعہ۔ اب یہ بات کہ شافعی المذنب کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں۔ ائمہ اربعہ
 اذا كان الامام يتجاسر مواضع الخلاف في باب جائزہ کہ جب امام مقامات
 خلاف سے پرہیز کرے فلا کیوں متقدم یا لا یشکافی اور جب متقدم
 بھی نہ ہو تو اور اپنے ایمان میں شک نہ ہو کہ نہ والا بھی ہو۔ زلایہ ایراد
 اوصاف لا یشک فیہ میں وجوہ ہیں۔ مواضع خلاف میں خلاف کرتے ہیں جس کے
 سبب یہ والا بھی ہے۔ مابی کہلائے اور متقدم غایت درجہ کے ہیں جس کی سبب
 بار بار عدالتوں تک لڑنے پر توجہ اور شک ایمان ہیں۔ اور ضعیفوں کے نزدیک
 شک لا ایمان بہ ایمان کا ادنیٰ بات ہے جو یقیناً سبب ایمان ہیں کہ کتاب
 تقویت الایمان ان لوگوں کا ایمان ہے۔ اور وہ کتاب کفریات سے پر ہے +
 ان کی شکی تا جوتی اب مزیدہ کہنے کی کیا چیز ہی نہیں رہی۔ حالیکہ میری صلا
 گھلا ہے کہ نمازوں کی ترتیب کو نہ رعایت کرتے والے کے پیچھے نماز جائز ہے
 اور علیٰ راس سے کہ میری طرح نے طلعت کے پیچھے بھی نماز جائز ہے۔ یہ امر ہے کہ یہ سب
 اور صاف مذکور اس گروہ میں جو دلائل میں جو دلیلیں موجب مذہب حق کے
 نزاکت کی نامہ ہی صحیح ہے نہ دفعہ اور نہ کھانا ان کا پاک ہے نہ پکڑا۔ جب وہ کرکٹ
 میں گرے تو یہ لوگ اس کی خوشی کو ناپاک نہیں جانتے بلکہ کوئی لمبی بولی یا بیان
 پڑ جائے تو بھی بلند نہیں جانتے۔ پس ان کا ضعیفوں کے ساتھ کیا معاملہ باقی رہا
 یہ لوگ کیوں ان حق مذہب کرتے ہیں اور نہ اسے لکھتے ہیں کہ ضعیفوں کی شانہ
 و کرامتوں کے پیچھے درست ہے (انجواب) ان ذاتیات باتوں سے یہ امام یا پھر
 ان شخصوں سے اس کی کوئی دشمنی نہیں جانتا کہ جب تم مابلی ہے جو کچھ تمہاری ضعیفوں
 کے ساتھ کیا معاملہ دین کا باقی رہا ہے کہ تم خود خود کو امام کہتے ہو کہ ایک جیسے
 پیچھے نماز نہ ہو۔ اگر تو کہ امام صرف اور نماز سنت شخصوں کے ساتھ نہ کر سکتے

کار پیچھے والا ہو سکتا ہیں۔ اجماعی مابینا۔ فاسق مبتدع۔ امر۔ یعنی
 بے ریشہ ضرورت رکھتا۔ نتیجہ کم عقل و عقول ناخاندانہ۔ ابرہہ سفید و افروزالا۔
 جیکے عام بنان پر سفید داغ برص کے ہوں۔ شلایت خرمسود قرار۔ تمام چمکل خود
 مرانی یا کار متصفی ملک سے بناوٹ کر کے والا۔ امام باجورست۔ گستاخین
 طلبہ نے بڑے ضرورت جائزہ لکھا ہے۔ مخالفت مذہب والا جس کے بارہ میں حکم
 کا شک ہے۔ اور اگر انکی مخالفت ہو تو حرام ہے۔ اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو
 جائز ہے۔ اجماع۔ نگاہا۔ مجتہد ملک پر یہ وہ عاقل بول و بیج کا روکنے والا۔
 قطع درست برکتہ۔ بہت خیال کرنا چاہیے کہ مخالفت مذہب ظالم یعنی شافعی
 مذہب والا یا مابلی یا اصلی مذہب جو اہل سنت و جماعت سے ہے۔ اسمکی امامت
 مشروط ہے بشرط عدم مخالفت با مقتدی حنفی۔ پس مابلی کی امامت کے طرح
 جائز ہو سکتی ہے۔ رضامندی عالمگیر جلد مستقر ۱۳۲۰ بیوالات الشافعی مخالفت مذہب
 حقوق ارباب حدۃ ولا يجوز مخالفت المذنبی والجمعی والفقہی والحدیثی
 ومعین بقول بخاری التعلیل۔ وہ مذہب موصی ان کا ان صول والا کیفر ہے +
 صاحبہا بخیرنا الشافعی مخالفت مع اکثر اھل حقہ والاعمال کا فی التبدیل
 والاختلاف۔ وہاں بھی حکم ان فی الایضاح صاحب ہوی اور جو کہے پیچھے
 نماز جائز ہے اگر کر رہا ہے اور ماضی و جمعی و قدری اور شیعہ اذکار و جمعیہ
 اور قرآن و علقہ کہنے والے کے پیچھے نماز جائز ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر عقیقہ ایسا
 ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بناتا تو مانگس کے پیچھے کہا بہت ہے ساتھ جائز ہے۔
 اور اگر لا ضرر نہ ہو تو جائز نہیں +

یہ بھی عالمگیر بتاتا ہے کہ مقتدی یا شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے
 سے طلب جامعیت کو ہوتا ہے لیکن ایسا مالو اب نہیں پانا جو صالح حنفی کے پیچھے

کو ہم طہی مذہب میں بھی رہتے۔ ہم کو جو دارو اسلام سے بھلا نکلتے۔ اسباب
 حنفیوں کا تھا اسے ساتھ کیا تعلق رہا۔ وہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں
 کو مشرک کہتے ہیں جو کوئی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیعہ اللہ پر ہے۔ وہ ان کے
 نزدیک مشرک کافر ہے۔ اور تقلید یا مامعین کو ناجائز بتاتے ہیں اور بانی کہتے ہیں
 کہ ہم تو حضرت غوث اعظم قدس سرہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو مانتے ہیں یہ ان کا
 دھوکہ ہے۔ حضرت غوث اعظم قدس سرہ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے منکر
 کیوں ہوتے۔ اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کئے اُسکو کیوں کافر
 کہتے۔ غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام پکاسے اس کی سختی دور ہو جاتی ہے یہ لوگ تو
 اس بات کو کھنچا لیتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ پردہ حضرت غوث پاک کو بھی بڑھا لیتے ہیں
 بیعت الاسلام جس میں جناب غوث الاعظم قدس سرہ کے اقوال احوال پسندیدہ مذکور
 ہیں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم کی تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی مسلم
 کے ہر ایک پر واجب ہے اس درجہ کا کوئی عالم نہیں رہا جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا اللَّهَ وَاتَّبِعُوا رَسُولَهُ** مع اللہ ورسولہ
 یعنی اے ایمان والو! تو قسماً اختیار کرو۔ اہل حق کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید
 امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ثابت ہے کل امت اہل سنت جماعت میں سے امام اعظم
 کے مساوی کوئی متقی نہیں۔ سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سنگے ہو
 مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقابلہ تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے اور
 تقلید پر کے چھوڑنی حرام ہے۔ لہذا شافعی مالکی حنبلی معذور ہے کہ ارتکاب حرام
 سے بچیں۔ اور وہابی ہندوستان کے پہلے حنفی تھے۔ ان لوگوں نے مذہب
 حنفی کو ترک کیا۔ تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعمیر ہوئے۔ اگر سلطان
 اسلامی ہوتا تو ان پر لغزیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے کہ دھوکے کر رہے ہیں

کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز ہے۔ معاذ اللہ بالکل حرام ہے۔ شامی میں لکھا
 ہے کہ صحیح مذہب یہی ہے کہ رائے مختلفہ ہی کی معتبر ہے اگر معتدی کو خیال ہے کہ
 امام مخالف مذہب والا ہے اور رعایت میرے مذہب کی نہیں کرتا۔ تو اقتداء
 اُس کے پیچھے ناجائز ہے۔ یہ بات خیال میں رہے کہ کتب فقہ میں یہ مسئلہ نسبت
 مخالف مذہب شافعی کے ہے۔ اور شافعیوں کا عقیدہ موافق حنفیہ تھے ہوتا ہے
 وہابی لوگ تو سخت مخالف عقاید احکام میں ہیں حنفیوں سے مخالفت اُنکی دو طرح ہے
 ایک عقاید میں دوم احکام میں عقاید میں وہ ہے جو بالاحوال تقویت الایمان افعال
 مذکور ہوا اور احکام فروعی میں اس طرح ہے کہ عورت کے ساتھ جامع کرنے سے
 بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا۔ ویکو بخاری کو صفحہ ۳۵۷ غرض الی
 بزرگوار قال یا رسول اللہ ان جامع الرجل المرأة فم یزال قال العسل
 حاصن المرأة منہ شفتیوں کا لیٹنے قال ابو عبد اللہ العسل احوط
 یعنی ابی بن کعب مروی ہے کہ اُن نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت کے
 ساتھ صحبت کرے اور انزال نہ ہو۔ اپنے فرمایا کہ چنانچہ عورت کے ساتھ لگا
 وہ دھوکے پھر وضو کر کے نماز پڑھے +
 ابو عبد اللہ بخاری والا کرتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے (یعنی فرض نہیں ہے)
 پس جب وہابی کا اعتقاد و عمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہ مذہب ہے کہ
 اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی انکے پیچھے کس طرح نماز پڑھ سکتا ہے
 حنفی کو کیا معلوم کہ یہ جب ہے اور پلید اور باقائے امت یہ حدیث منسوخ ہے
 کوئی حنفی و شافعی وغیرہ اس حدیث کا حال نہیں ہے۔ بخاری کو اُٹھا نہیں سوچا کہ
 خود قبل اسکے حدیث ابو حریرہ کی روایت کر چکا ہوں۔ اُسکے برخلاف کیوں اپنا
 عندہ یہ ظاہر کروں۔ اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ

عنہ سے مروی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اجلس بين شعبہ والایہ دبع فمہ جہدھا فقد وجب الغسل فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرد چاروں شعیبی عورت میں بیٹھے پھر اس کے ساتھ جہد کرے تو غسل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ جاہل ضعیفوں کو پہلے یہ حال و پایوں کا معلوم نہ تھا تو شاید ان کے پیچھے نماز پڑھنی جائز جانتے ہو گئے اب تو ساری طہی ان کی کھل گئی ضعیفوں کو لازم ہے کہ تنہا پڑیں اور ان کے پیچھے نہ پڑھیں۔ کیونکہ اب مسئلہ واضح ہو گیا ہے۔ اور اس مسئلہ دفع الفساد میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حرین شریعت میں چاروں مذاہب کے امام ہیں اور عقائد میں سب ایک ہیں۔ اختلاف فروعی کے بارے میں سلطان حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نہ کرے یعنی جن سے نماز کسی مذہب والے کی جائز نہیں ہوتی وہ بات نہ کرے مثلاً بول کر کے اسیلے سے خشک نہ کرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور وضو کرنے سے وضو نہ کرنا اور وہ درود سے پانی کم ہوا اس سے وضو نہ کرنا ان سب سے پرہیز کریں۔ دہائی کو حرین شریعت کا قول دینا تب درست ہوتا کہ جب کوئی دہائی ظاہر ہو کر وہاں امامت کرنا یا نماز پڑھنا مولوی نہ حرین و ہلوی کا نقطہ ضعیفوں کے واسطے دلیل قوی ہے کہ جب حرین شریعت میں گیا تو گرفتار ہوا جب سب عقائد باطلہ و ناریہ سے توبہ کی تو اس وقت رہا ہوا۔ پس عمل درآمد حرین شریعت کا سب کے واسطے حکم منصف ہے جو کچھ وہاں وہابیوں کی توفیر سے وہی مسلمانوں کو ان کے ساتھ کرنی لازم ہے +

خاتمہ میزان شمرانی شمرانی میں لکھا ہے عقائد ہمارے ہرنا ان میں بطریق علی

ادلتہ الاحمۃ ولا یخرج من ادلتہ شیء علیہ التقلید جہد مذہب امام

معیان والا اہل و اہل ہیں ہر مذہب کے اور ان کے درمیان میں کوئی فرق نہیں ہے کہ ایک امام معین دہائیوں پر طبع ہووے اور مقام شرع کو نہ جانے کسی واجب ہے کہ ایک امام معین کی تقلید کرے ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا۔ اور وہ جو دہائی نے لکھا ہے کہ مسلم الثبوت اور تحریر میں اختلاف علماء کا لکھا ہے کہ کوئی تقلید واجب نہیں ہے اور کوئی غیر واجب اقول یہ اختلاف نسبت علماء دین کے ہے جو سارے مذہب کتاب سنت تک ملاوے اور سورت فاتحہ سے جمیع مسائل دین کے کمال سکے۔ جیسا کہ میزان شمرانی میں عالم کی تعریف میں لکھا ہے۔ لا یکن العالم عندنا فی مقام العلم حتی یرد کل قول فی مذہب المجتہدین الی الکتاناب والسنة ولا یبقی عندنا تنازع فی قول منہا وهذا یخرج عن لعامیۃ و یشحق التلقیۃ یا العالم وهو اول مرتبۃ تكون العالمۃ ثقۃ یشرف الی ان یمیز یخرج جمیع احکام القرآن من الفاتحۃ لانہا ہی الام فاکذا افراہا فی صلاتہم کان اللہ ثواب من قرء القرآن کلامہ فی ترقی من ذلک الی ان یمیز یخرج جمیع مذاہب الشریعۃ واقوال علماء ہا من ای حرم منہا من حروف الہجاء قال وهذا هو العالم الکامل من مخرجۃ الامۃ یعنی ہمارے یہاں عالم کامل نہیں ہوتا علم میں حتیٰ کہ راجع کرے ہر ایک قول کو اماموں کے مذہب میں طرف کتاب سنت کی اور اس کے نزدیک کوئی شائبہ کسی بات میں نہ رہے اور اس درجہ میں وہ عامیت سے نکلے گا اور حتیٰ لقب عالم کا ہوگا اقول مرتبہ ہے کہ عالم کے واسطے ہوتا ہے پھر ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ سارے احکام قرآن کے سورۃ فاتحہ سے نکال لے کیونکہ پیرہ مان ہے۔ یہیں جب ایسا شخص فاتحہ نماز میں پڑھے گا تو اس کو ثواب اتنا ملے گا کہ جتنا کسی نے سارا قرآن شریف پڑھا۔ پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے مذہب شریعت کے جس حرف سے

حروف تہجی سے چاہت نکال لے۔ یہ عالم کمال ہے۔ صفحہ ۴۹ میزان مغربی شجرہ ربانی
رحمۃ الامتہ *

یہ وہابی لوگ عامی ہیں صد سال سے ایسا عالم جس کی تعریف ہو چکی ہے بفقہ
ہو گیا ہے۔ لہذا جملہ عالم عامی ہے۔ اور عامی کو تقلید مذہب امام معین کی واجب ہے
ورنہ خود گمراہ ہوگا۔ اور وہ سب کو گمراہ کرے گا۔ اس کے مصلحت بھی یہی لانا مذہب
لوگ ہیں * اعاذنا اللہ تعالیٰ من مثل لو سواہر الخناس *

تنبیہ

عبدنامہ علماء و فریقین شیعہ و وہابی کا جو دہلی میں چھپا ہے۔ اس میں مسائل کے دو سے
بڑی غلطی ہے جیسا کہ بحوالہ شامی و فتاویٰ عالمگیری مذکور ہوا۔ وہ دینی پسند نہیں
و معافی اثر ملجوسی، ص ۱۲۲ (باب عدم رفع یدین)

عز ابن ابی عازب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر لا یفتتح الصلوۃ
بیرفع ید یدہ حتی یکون ابھما ماہ قرینا من شجعتی اذ ینہ لکولایعود
یہی حدیث مرفوع تین سند کے ساتھ برا ابن عازب سے مروی ہے۔ اور عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے عز بن نعیم صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع ید یدہ فی اول
تکبیر لا یفتتح لایعود۔ خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تکبیر تحریر کے رفع یدین نماز میں فرماتے تھے۔ اور ابراہیم خلیفہ حق کے سامنے تذکرہ
ہوا کہ و ایل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے ہوئے
اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین فرماتے تھے۔ ابراہیم غضب میں آئے اور کہا کہ و ایل نے
ایک دفعہ دیکھا ہے اور عبد اللہ نے سچاں دفعہ۔ کلیب نے کہا کہ حضرت علی ک اللہ وجہہ
رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور مجاہد نے کہا کہ شیعہ عبد اللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھتی
وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

ہدایت

امام شافعی اور امام عظیم علیہ الرحمۃ کے قول کے ذرا صحیح اشعلیث فہو
مذہبی کے یہ منہ ہیں کہ جہاں میری روایت نہ ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم
کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ جہاں
امام صاحب کا قول نہ ہو وہاں حدیث پر عمل کرتے ہیں *

باعث تالیف رسالہ ہذا

لاہور محلہ چنگڑاں واقع بیرونی دروازہ سوری میں اہل محلہ نے امام کو مسجد سے
نکال دیا۔ اس نے نافرمانی کی کہ مجھ کو ناجائز نکالا ہے۔ در جواب اسکے اہل محلہ نے کہا
کہ یہ وہابی ہے۔ فریقین سے علماء طلب ہوئے۔ انجام کار فیصلہ ہوا کہ وہابی کے پیچھے
نماز ناجائز ہے نکال دو۔ وہابیوں نے چیخ کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔
اور فیصلہ ماتحت بحال رہا۔ وہابیوں نے انہی سبایہ دھونے کے واسطے ایک سالہ
مہینے واراض العباد لکھا کہ حق کی نماز وہابی کے پیچھے جائز ہے۔ چونکہ یہ رسالہ دیکھ
مقا اور جو جو حوالہ اس نے دیا تھا سب یہی ظاہر تھا کہ کسی مخالفت کے پیچھے
سب نماز جائز ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے۔ اور مقامات اختلاف سے
پرہیز کرے۔ سو وہابی لوگ مخالفت کرتے ہیں جن کے سبب لانا مذہب بیٹے۔ اور
عقائد ان کے ایسے ہیں جن سے حفیوں کے نزدیک یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں
پس امانت ان کی ناجائز ہے *

ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے نماز میں

اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن و ایل بن جحش قال راایت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وضع بيمينه على شماله في الصلوة تحت المصراع۔
ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب صنفہ میں دلیل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ میں نے
دیکھا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکھا اپنے ہاتھ دایاں ہاتھ یا میں پر
نماز میں شیعہ ناف کے پر

اور زین نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے۔ ان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قال السنة وضع الكف على الكف في الصلوة (ابن عجمی) استسحبوا
الوصول ترجمہ تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت نبوی ہے رکھنا
بہتیلی کا، بہتیلی پر نماز میں اور رکھتے دونوں کو ناف کے نیچے۔ (تیسرے اصول)
خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مولیت فعل پر۔
اگر کسی نے روایت اس کے برخلاف کی ہے وہ محمول ہے بر ترک ایسا ناجائز
سنت ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے۔

قراوت فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن سائب سے مروی ہے قال صلی اللہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فاستفتح سورة المؤمنین کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ میں ہم کو نماز صبح کی پڑھا ہے اور سورت مؤمنین کو لقد اطلع المؤمنون
شرع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ استفتاح نماز میں سورہ مؤمنین کے
ساتھ ہوا اور فاتحہ ترک کر دی۔

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ تحریمی ہے

معانی آثار طحاوی میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له امام فقرأه الامام
قراة حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا امام ہو سو قراۃ
امام کی قراوت اُس کی ہے۔ قال الله تعالى واذ اقرى القرآن فاستمعوا
له وانصتوا لعلکم ترحمون ترجمہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب قرآن پڑھا جاوے
تو تم سناؤ اور چپ رہو۔ ایسا ہے کہ تم پر رحم کیا جاوے۔ یہ پیش بات ہے کہ فاتحہ کا پڑھنا
نماز میں فرض نہیں۔ اور مقتدی کو فاتحہ پڑھنا ترک واجب یعنی مکروہ تحریمی۔ اور ناجائز
(آئین آہستہ کہنی سنت ہے)

معانی آثار طحاوی میں ہے عن ابی وائل قال قال عمر بن الخطاب
اللہ الرحمن الرحیم ولا یأثموا ولا یأثموا ولا یأثموا ولا یأثموا
کہا اُس نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم اللہ کے جہر نہیں کرتے تھے اور نہ اعوذ
باللہ کے ساتھ اور نہ آئین کے ساتھ۔ جہر و امر میں اختلاف ہے کہ جہر بلند
آواز آتا ہو کہ بہت سنیں اور اسرار وہ ہے کہ خود قاری نے یا قریب جوار والی
ایک آدمی تک۔ اور حدیث جہر والی کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آئین ثابت ہو۔
ترمذی میں ہے کہ وائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اُس نے
کہا کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ اقرأ ولا الضالین قال ابی بن خنیس
وکانا صوفیاء یعنی حضرت صلعم نے آئین آہستہ کہی۔ اس سند میں شعبہ جو حدیث
میں۔ امیر المؤمنین۔ ہے۔ اور دارقطنی نے وائل بن حجر سے روایت کیا کہ حضرت صلعم
نے جب کہ لا الضالین پڑھا قال ابی بن خنیس وکانا صوفیاء یعنی حضرت
صلعم نے آئین آہستہ فرمائی۔ معنی ان کا حرف اذ غائب ہے کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ
آئین بن کہنی سنت ہے۔ یہ دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کے مخالف ہے۔

تتمت

بسم الله الرحمن الرحيم

مرجوعہ سے انقل قوی مدخل مولوی غلام قادر مدعا علیہ شمولہ
مثل سکا اجلاس منشی رام داس صاحب تحصیلدار بھیرہ

فیصلہ (۲) - ۱۸ اگست ۱۹۱۸ء

بمقدمہ محمد الدین چران الدین سکا بھیرہ مدعیان - بنام
مولوی غلام نبی و مولوی غلام قادر و مولوی غلام رسول علیہم

(علت دفعہ ۵۰۴) تعزیرات ہند

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله وحده وصلى الله على عباده الذين اصطفى
انا بعد پس بتاریخ ۲۵ و ۲۶ جادی الآخری یوم یکشنبہ و دو شنبہ اتفاق علماء
و اکابرین بلکہ بھیرہ و راجستھان سید پرونی برائے تصفیہ و تحقیق مابین و مابیان و شہان
مجمع عام شد چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ کردند فریق مستی حضرت صاحب
مولوی غلام نبی لہ و لہ مولوی غلام مرتضیٰ صاحب ساکن سیریل - حافظ لال شاہ
پشاور سید نبوری - و مولوی رحیم بخش صاحب - مولوی عبید اللہ صاحب
گجندالا - مولوی غلام قادر سکند بھیرہ - و مولوی غلام رسول ساکن چاہہ و بھیرہ
فریق و صلابی نور الدین و چران الدین کہنگر احمد الدین پراچہ وغیرہ

اتباع اوشان بقہ رحیل - پچاس - و بیایں مذکور و مسئلہ اثبات رسول شعلین
و اعتناء یا غوث الثقلین و امکان وجود نفیر نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و تقویت الایمان
کہ درال کتاب جنگ شان نبی کریم است و نبی صلوات اللہ علیہ اجمعین نہایت کردہ - و رفع یمن
و چہر آئین - مباحثہ کردہ است و دو ہستانت از اولیاء و انبیاء و انکار کردند و امکان مثل
رسول کریم اولاً انکار کردہ بعدہ قائل شد و تقویت الایمان را انکار کردند - و در مسئلہ
ہر مطلق خدا کی شان کے آگے چارہ جی ہے قائل شدہ - و گفتہ کہ تقویت الایمان
را انکار کئے گئے - و رسول کریم و اولیاء را کہ نسبت بچار کردہ مسلم دہشتہ در تاویل و یک
شدہ - چونکہ این لکڑہ تواتر و مخالفت اہل سنت و جماعت است - و این مسئلہ تقویت الایمان
مخالفت آیات عظام ان انکم کونتم عند اللہ انفا کذ قل علی الذین یؤمنون بالآیات
والذین لا یعلمون والذین اوتوا النعماء ذرجات و کان فضل اللہ علیکم عظیماً
و یحقق بر حقیقہ من کتبنا و قایل این مسئلہ قاض از حدایان اسلام است و علامات
ظاہرہ و باہرہ این فرقہ ہیں و یاد رشتہ دین و چہر آئین و قرارت قاضی فیض سورہ الحمد
خلعت امام اندہ لہذا جمیع اہل اسلام اہل سنت و جماعت را ندانے عام و ابشارت تمام
دادہ میشود کہ بر وجہ حدیث نبویہ و خلاط و مشارکت با اتباع این فرقہ ہرگز نکند و دور
و نزد یک را اندیشا است و اذاعت این خبر متبادل نکال نہ کنند و بموجب آیات
و احادیث نبویہ بر سر پر خود واجب دانست چنان لکڑہ کہ تا دہشتہ و خطا کہ کام کس
بہرہ اوشان پچاس ہوا النہم ہم حالہ و ہم جنازہ و ہم نوازہ ہم پالہ باشد عن ابن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت
بنو اسرائیل فی المعاصی غتھم غلا و ہم فلم ینتھوا فاجابہم فی معالہم
و انکلوہم و شاکوہم فغضب اللہ علیہم فلو با یعضہم یعضہم و لعلہم علی لسان
داؤد و عیسیٰ و ابن مریم ذلک بما عصوا و کما کونوا یعتدلون و ان رفاہ اناس

ذکور کے۔ اس مقدمہ میں کوئی ازالہ حیثیت عرفی ثابت نہیں۔ فتویٰ عید کا یہ پہ
 کوہا نام ہے جائز ہے گو اس سے ازالہ حیثیت عرفی ہو۔ وہ الفاظ جن کا بیان بابو
 کمالی پر مشورہ رائے نے کیا ہے کہ دعا علیہم نے بیرون دروازہ مسجد کے مستحق کئے
 تھے۔ جن سے انہوں نے کانوں کے حجابوں و دیگر گانوں والوں کی توجہ کی
 طرف کرائی تھی کہ وہ مسغیت کی محاسن نکریں اور انکو پانی و دیگر ضروریات نہیں
 پانی ثبوت کو نہیں پہنچی۔ آیا حکم کو اب اس کے ثابت کرنے کی اجازت دینی چاہیے
 کہ نہیں۔ اس مقدمہ میں اصلی دریافت طلب امر ہے۔ ہماری دانشت میں یہ اجازت
 نہ دینی چاہیے۔ جس روز تجویز مذکور میں آئی مستفیضان نے فتویٰ پر صبر رکھا۔ ان کے
 گواہان کو پکارا جاسکتا تھا۔ لیکن ان کو آواز نہیں دی گئی تھی۔ کیونکہ وہ حاضر نہیں
 تھے۔ یہ امر یا نہیں جانا کہ مستفیضوں نے درخواست واسطے استوار کے دستے
 طلبی گواہان کے کی تھی۔ اندر میں ملاقات ہم احکامات کو مشورہ کر کے لے اور حکم
 دینے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ اگر فرمان وصول ہو گیا تو واپس کیا جاوے۔

دستخط

چارلس ہوانوز۔ سہ آر لینڈ نری۔ مورخہ۔ ۲ دسمبر ۱۹۰۵ء

چونکہ یہ عیاں نے اس وقت میں پہلی دفعہ (۵۰۴) تقریرات سہائیں نالاش کی تھی
 اور وہ حکم حیف کورٹ نے مشورہ کر کے ہدایت کی کہ اگر ہفتہ دفعہ ۵۰۰ میں جرحیٹ
 وریبول کے ہاں کریں تو دیکھا جائیگا پھر عیاں نے دفعہ ۵۰۰ میں ہفتہ فار کیا
 اور حکام ہمت نے اس اشارہ کو مخصوص بھکر جہانہ بجال کیا۔ پھر حیف کورٹ
 نے بعد ملاحظہ فتویٰ کے قطعی حکم دیا کہ ان پر کسی طرح کا جرم اس فتوے سے ثابت
 نہیں ہو سکتا گو ازالہ حیثیت عرفی کا ہو۔

تھے انکو جرح کا دعو کر پکارتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے رحم اللہ علیہ۔ ہذا رحم کرے
 احمدی جنہوں نے اس کرتے میں خدا کے رستہ میں ڈسے کھائے۔

خلیفہ مقسم بادشاہی مذہب پر راہ بھی ایسا ہی کرتا رہا۔ والحق باللہ کے سامنے
 ایک عالم کو تھکڑی ڈال کر لائے کہا کہ ابو العزیز مخلوق احمدی داؤد ظاہری
 یاس بیٹھا تھا۔ اس عالم نے کہا علیہ وسلم ان لا یقول ولم یسمع
 یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جانتے تھے۔ اور انہوں نے یہ نہ فرمایا اور تم کو
 طاقت سکوت کی نہیں۔ والحق بادشاہ رمال کھ پر کہ کہنت ہوا اللہ گیا۔ اور حکم
 دے گیا کہ اس عالم کو پانچواں شرفی دے کر تھوڑو۔ اور اس کو دھڑک دے کہ
 پھر آوے۔ اسی طرح یہ بات ببولی۔ بعدہ ابن قیم ابن خرم ابن تیمیہ۔ حتیٰ انھ
 یہ باطل عقیدہ پھیلاتے رہے۔ جب عثمانی سلطنت قائم ہوئی اور اس فرقہ کا حال
 معلوم ہوا تو علما نے اہل سنت سے امام ابو الحسن ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن
 کو ذلیل کیا اور اسکی کتب کو جلا دیا۔ تب یہ فرقہ فرو ہوا۔ مگر یہ دوستان میں باعش
 اگر آدمی کے یہ فساد فی الدین روز بروز ترقی پر رہا۔ اب پچھنے احکام شرعیہ متعلق ہر امام
 میں انکو یہ خود جہادی کرتے ہیں جیسے مشلا مفتوح العز کا کہ اس کی زوجہ کیا کرے اس کی
 موت کا حکم کون دے۔ اور ملکہ خیار البانوع کا جس لڑکی کا صغریٰ میں سو کا پ
 داوا کے کوئی اور بیٹے چھایا یا نائی یا بھائی وغیرہ نکاح کر دیوے اور وقت بلوغ کے
 اسکو نام منظور ہو تو اسکو فوج کا اختیار ہے بشرط اقتداء قاضی۔ یہ سب مسائل خود جہادی
 کر لیتے ہیں۔ جبہ بغیر از ان امام و قاضی کے فرض واجب کر لیتے ہیں۔
 دوسرا اصلی رسالت ہے انبیاء علیہم السلام عند اہل البیت و اہل بیت
 سب معصوم ہیں یعنی پاک زقوت و معاصی ان کے اللہ خدا تعالیٰ نے معاصی کی قوت نہیں رکھی
 یہ فرقہ سب کو فاطمی اور عامی مثل دیگر عوام کے جانتا ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ

خواجہ دو قسم ہیں۔ ایک خواجہ شام دوم خواجہ عراق۔ ایک فریق حضرت علی
 کرم اللہ وجہہ کو کا فرمایا ہے دوسرا فریق خاسق جانشاہ۔ ان کی زبان پر جاری
 ہے لا ختم الا لله۔ فرق ظاہر یہ جان ان فرق کا ہے۔ جب امامت کے منکر
 ہوئے تو تقلید کے بھی منکر ہوئے۔ سب احکام بطور خود جاری کر لیتے ہیں ان کے
 نزدیک امامت شرط نہیں۔ بعد از علیہ اوہ استقامت اور کسوف کی نماز میں امامت شرط
 نہیں کرتے۔ حد و شرع مثل حد غمر حد سرقہ حد زنا حد قدرت معصنات میں بڑی حران
 ہیں کہ حد و کس طرح جاری کئے جاویں۔ کیونکہ اقتدار نہیں کہ کسی مجرم کو دسے لگائے
 قتل کرے۔ یہ حد و شرع یہی ان کے نزدیک ایک تحت مرفوع احکم ہوئے۔
 دین میں تین اصول ہیں۔ الکیات۔ رسالت۔ امامت۔ الہیات میں
 یعنی خدا تعالیٰ کے صفات میں ان کا یہ عقیدہ ہے کہ صفات الہیہ کی کو ظاہر محمول کر کے
 میں جیسے صفات بشریہ۔ یعنی استواء علی العرش کے معنی نشست بر عرش کرتے ہیں
 جیسے بادشاہ تخت پر جلوں فرماتا ہے۔ اور نزول رب بعد از نیم شب بر آسمان حرمیا کو
 ظاہر حرکت پر عمل کرتے ہیں۔ اسبوا سے یہ سب مشیہ و مجہول ہیں۔ خدا کو جسم کہتے ہیں۔
 مثل اجسام مخلوق کے جیسا کہ ابن تیمیہ کا رسالہ اس بات پر شاہد ہے جس کا ترجمہ
 علام علی امرت سری نے کیا۔ اور کلام الہی نفسی کے منکر ہیں فقط کلام لفظی مخلوق کے
 قابل ہیں۔ اس مسئلہ میں متفق یہ معتزلہ ہیں۔ اس مسئلہ میں جب ان کا زور ہوا۔ تو اماموں
 کو سمجھا دیا۔ اُس نے بہت علماء کو تکلیف دی۔ امام احمد بن حنبلہ کو ہزاروں روپے لگائے
 جیسے چوروں کو تکلیف سے باز رکھ لگاتے ہیں۔ اس اثنائے میں ان کا ازار بند ٹوٹ گیا
 انہوں نے آسمان کی طرف رخ کر کے کوئی اسم پڑھا۔ غیب سے ہاتھ نمودار ہوئے۔
 انہوں نے ازار بند باندھا۔ یہ کراست دیکھا بھی حلا و باز نہ آیا۔ امام احمد بن حنبلہ ہی
 بیماری میں مر گئے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جس کو کہتے ہیں امام احمد بن حنبلہ کو دسے لگے

لے یہ بیان اسلام کی کتاب میں لکھا ہے

نے ان کو مصطفیٰ اور مجتبیٰ فرمایا ہے درگزر یہ از بہ خلق اگر گزیدہ وہی ہوتا جو مصطفیٰ
 ہو۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے شہداء جنتا ربہ فتاب علیہ فرمایا
 اور سارے انبیاء کو مصطفیٰ فرمایا ان اللہ الصطفیٰ آدم و نوحا و ابراہیم
 و ائمہ علیہم السلام۔ ان کی خطا خطائی الاجتہاد ہوتی اور خطائی الاجتہاد و کا بھی ایک
 ثواب ہے۔ اور ثواب فی الاجتہاد کے دو ثواب۔ اسی واسطے حضرت علیہ السلام نے
 ائمہ و مسلم نے فرمایا المجتہد قد یفقی و قد یضیی ان اصحاب فلان اجران و
 ان الخطا فلان اجر یعنی مجتہد بھی مطلب کو پہنچتا ہے کسی مطلب کو نہیں پہنچتا۔
 اگر پہنچ گیا تو اس کو دو ثواب ہیں ورنہ ایک ثواب ہے۔ دوسری حدیث میں ہے۔
 المجتہد مصیب۔ اور یہ حضرت علیہ السلام کے ساتھ پڑی ہے ابی کرتے
 ہیں اور کہتے ہیں پیارے بیٹائی ہیں انہما المؤمنون اخوتہ سب مومن بھائی ہیں
 اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہی اوتے بملو منین من الفسہم و ازواجہ
 اھم انھم یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم استوں کے ساتھ محبت و پیار کرنا اور
 ان کے نفسوں سے زیادہ قریب ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج ہجرت
 مومنوں کی مائیں ہیں۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھائی ہوتے تو ان کی بیویوں
 کے ساتھ نکاح جائز ہوتا سو وہ اللہ تعالیٰ حرام کرنا ہے لکن کان لکم فی رسول
 اللہ اسوق حسنہ من کان یرجو اللہ و الیوم الآخر حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم میں ہر ایک ایسی نیک وصفت ہے کہ اس کا اقتدا ہر مومن پر فرض ہے۔ اس سے
 عصمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر و باہر ہے کیونکہ جب خصالت حسنہ کی
 اقتدا کا سب کو حکم ہے تو وہ موصوف۔ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب عیوب
 پاک سرایا جمع خصال اقتدا ہیں۔

قیس اصل امامت ہے سوانہ تعالیٰ نے فرمایا اطیعوا اللہ و اطیعوا

قیاس مقابلہ نفس کے البیس ہے کیا۔ جواب یہ ہے۔ قیاس عقلی مقابلہ نفس صحیح کفری اور استنباط حکم شرعی از آیت و حدیث بموجب آیہ وَالَّذِينَ كَسَبَتْ طَوَنَهُ
 من القول عین حکم شرعی ہے۔ یہاں مثال قیاس البیس کی لائی کفر ہے۔ یہ
 قیاس شرعی مثبت نہیں ہے بلکہ یہ ہے یعنی حکم عقلی کو ظاہر کرتا ہے اپنی طرف سے
 کوئی نیا حکم ثابت نہیں کرتا کہ خواجہ کو لا حکم الاہل کہنے کا موقع سے غرضیکہ
 حکم امام ابوحنیفہ کا حکم اللہ تعالیٰ کا ہے جس طرح ایک آیت کا منکر بھی منکر
 قرآن ہے یعنی اس شخص کی ہی مانند ہے جو اسے قرآن کا منکر ہو کسی طرح
 حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے ایک قول فعل کا منکر بھی منکر حضرت
 صلعم و صحابہ کرام ہے۔ ایسا ہی امام عظیم رضی اللہ عنہ کے ایک منکر کا منکر بھی منکر
 امام صاحب ہے اور منکر امام صاحب منکر خدا و رسول ہے کسی جہد کی
 تقاید کر کے پھر جانا اس کو رد کرتا ہے اور تداوی الدین ہے اور عمل مفق بالاجماع
 باطل و مردود ہے۔

افضل التابعین مہاجرۃ انصار کے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور باقی
 اس جرح کو نہیں پہنچنے۔ قرآن شریف میں سابقین مقربین کا وجہ سب مقربین
 سے اولیٰ ابراہیم و اصحاب مہاجر سے مقدم ہے سابق و مقرب امام ہی کو کہتے ہیں۔
 وہی مقرب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلَا اِنَّ اَوْلٰی اَمْرِ الْاُمَّةِ لَرِءُوسُہَا عَلٰیہِمْ
 وَکُلٌّ مِنْہُمْ لِرِءُوسِہِ الْاُمَّةِ مِنَ الْاَمْرِ وَکُلٌّ مِنْہُمْ لِرِءُوسِہِ الْاُمَّةِ مِنَ الْاَمْرِ
 کا یہ نہ ختم قرآن شریف کا ہے وہ گون ہیں جو ایمان لائے اور تقویٰ کی کیا یہ اتفاق
 آیت پر تہذیب ثلاثہ امام عظیم بعد صحابہ کے القیاس است کے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 یَا اَبْنَا اٰدَمَ اِنَّ مَعَنَا الْاَلٰہُ وَکُلُّ فَوَاحِشِ الْعِبَادِ قَدِیْنِ لَیْسَ اَمْرٌ اِلَّا بِاَمْرِہِمْ
 ایمان لائے ہیں۔ انہوں نے گرد اور پاؤں کے۔ نہ کہ یہ جو۔ اس آیت سے تقاید امام

امام عظیم کی فرض ثابت ہوئی۔ صادقین چنانچہ جمع اس واسطے فرمایا۔ جب جماعت
 کے حلال ایک شخص میں ہوں تو اس کو بغیر یہ صیغہ جمع کرتے ہیں جیسے حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا اِنَّ اِبْرٰہِیْمَ کَانَ اُمَّةً۔ ابراہیم علیہ السلام سب
 انبیاء کا مجموعہ ہیں۔ صدیق اکبر کو فرمایا۔ وَلاَ یَاۡدُلْ اُولُو الْاَفْضَلِ مَنکُمْ وَنَحْمُ
 کھائیں صاحبان فضل نے الدین اور صاحبان مال کو دیوں فقیروں کو اور
 مساکین کو کیا تم نہیں دوست رکھتے کہ بچتے اللہ تعالیٰ تم کو۔ اس آیت شریفہ
 میں اولیٰ الفضل سے صدیق اکبر مراد ہیں بل اتفاق اہل قیاس اور واعد ہیں۔ اسی
 طرح وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْاہُمْ بِالْاِحْسَانِ البصیرہ جمع میں ملو واعد ہیں جب سابقین
 مہاجر و انصار اور ان کے تابعین بالاحسان سے جہاد راضی ہے اور وہ خدا سے راضی
 ہیں۔ رضایا عقاید و الاعمال ہوتی ہے تو ان کے عقاید و اعمال موجب رضایا
 الارباب ہوتی شیخ محمد الدین لکھتے ہیں کہ جو شخص مہاجر و انصار کے قدم پر ہو۔ وہ
 فیامت تک تابعین بالاحسان کے زمرے میں داخل ہے۔ امام عظیم رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ قرآن دفعہ میں تربیت یافتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 وَالْاٰخَرِیْنَ مِنْہُمْ یَدُلُّوْاہُمْ اَجْمَعِ۔ اصحاب کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تعلیم
 قرآن و حکمت کی کر دی اور و رسول کو جو ایک اس نے نہیں ملے اب ملیں گے۔
 جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے اشارے پر کہو کہ جہش ہے کہ فرمایا لَوْ کَانَ الْاٰیْمَانُ بَاۡنِثَرِیَا لَکُنَّا وَاہُ دَجَلِ
 من ابناء فارس۔ اگر ایمان خریا میں ہوتا تو ایک فارس کا مرو لیا اس حدیث
 میں سلمان مراد نہیں کہ سلمان خویا میں اور یہ شخص ابھی تک صحابہ میں نہیں تھا
 صحابہ میں لاحق ہونے والا ہے وہ امام عظیم رضی اللہ عنہ ہے۔ سب شافعی بھی اس
 حدیث سے مراد امام عظیم سمیت ہیں۔ تو جو شخص ان کے قدم پر نہ چلے وہ تارک کمال ہے

ہے۔ اور جتنے اولیاء اللہ اور سلاطین اسلامیکہ زمرے ہیں اور اب موجود ہیں
قیامت تک تابع امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں +

کتاب خیرات الحسنان صفحہ ۱۸۱ ہے۔ امام صاحب نے فرمایا۔ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَصَادَتٍ دِيَانَةٍ مَنْ لَمْ يَسْكُنْهُ الْعِلْمُ فَقَدْ خَارَ مِنْهُ
لَعَالِيَهُمْ مِنَ الْخِائِبِينَ وَتَرْجِمَهُ، میں نے گناہوں کو نزلت دیکھا۔ اُن کا چھوڑنا
آبرو ہے۔ میں ہر گزے و نیدار ہی لینے جب عاصی تائب ہوتا ہے تو وہ گناہ
سیکھیاں بچاتے ہیں اور علم جس کو عمرات سے نہ بچا وے تو وہ زیاں کار ہے۔
لینے اُن کا علم جو سربارہ دین کا تھا تلف ہو گیا۔ پختہ ارادہ کرنا۔ علاقہ کے توشہ
میں اس طرح کہ قدر حاجت سے زیادتی کا طالب نہ ہو اُن کا علم فقہ پر موقوف
ہے۔ اور اگر علماء و شرافت میں اولیاء نہیں تو خدا کا ولی کوئی نہیں۔
اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ ۝ یعنی متقی لوگ ہی خدا کے اولیاء ہیں۔
ایک دن صبح کے وقت چند مسایل میں فتویٰ دیا کسی نے کہا اس وقت
ذکر کے بغیر کلام نہ چاہیئے۔ فرمایا ذکر حلال و حرام سے زیادہ کوئی ذکر نہیں +
ہم خدا کی پاکی بیان کرتے ہیں اور لوگوں کو اُن کے گناہوں سے ڈراتے ہیں
اور توشہ و ان جب توشہ سے خالی ہو جاتا ہے تو صاحب توشہ تلف ہو جاتا ہے۔
کوئی طالب علم سفارش نہ رہے لایا کہ مجھ کو تعلیم کرو۔ فرمایا کہ اللہ نے علماء سے پکا
عہد لے لیا کہ علم نہ چھپاویں اور اُن کو ظاہر کریں رقعہ کی کیا حاجت تھی۔ اور
عالم کے خواص لوگ نہیں ہوتے وہ علم پڑھنا ہے خدا کے لئے۔ اور آپ نے
کسی کو فرمایا دین کا مسئلہ ان حالات میں مجھ سے صحت پوچھ چلتے ہوئے یا لوگو
سے باتیں کرتے ہوئے یا سوتے ہوئے یا نکیہ لگائے ہوئے کہ ان حالات
میں آدمی کی عقل قائم نہیں ہوتی +

کسی نے آپ سے حضرت علی اور امیر معاویہ کا حال پوچھا فرمایا میں ڈرتا ہوں
کہ مقدم کروں خاک کی معرفت پر کوئی چیز پوچھے گا اللہ تعالیٰ مجھ سے اور اگر
میں چپ رہوں تو اللہ مجھ سے نہ پوچھے گا۔ بلکہ پوچھے گا تو اُس سے کہ جہیں
مجھ کو خطاب کیا تو وہی شغل اچھا ہے۔ اپنے شاگردوں کو فرمایا اگر تم اس علم سے
عمل کی عرض نہ رکھو گے تو خدا کی مدد نہ ملے گی +

اور فرمایا کرتے تعجب ہے اُن لوگوں سے جو گمان سے باتیں کرتے ہیں اور
پھر اُس نین پر عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی صائم کو فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ
فَمَا لَيْكُكَ لَكَ بِدَعْوِیْهِمْ تَرْجِمَهُ، اور تو نہ چل بیٹھے اُس چیز کے جس کا تجھ کو یقین نہیں
قایدہ ۵ یکن اور گمان اُن باتوں میں ناجائز ہے جو مستند بآیت و حدیث
نہ ہوں لینے نہ خود مجتہد ہو اور نہ مجتہدوں کے قلم ہوں کیونکہ اسے مجتہد کی اسناد
حدیث معاذ ابن جبل کے واجب العمل ہے کہ جب معاذ ابن جبل کو حضرت
زین کی طرف قاضی کر کے بھیجا تو رخصت کے وقت اُس کو فرمایا تو کس طرح حکم
کرے گا۔ اُس نے کہا بکتاب اللہ۔ اپنے فرمایا اگر وہ حکم کن ب اللہ میں نہ ہو تو
پھر کس طرح اُس سے عرض کیا بہت رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اگر سنت میں
بھی نہ ہو تو اُسے عرض کیا اَجْعَلُ مَا بَيْنَ اَیِّ حضرت نے فرمایا اَجْعَلُ مَا بَيْنَ
هَذِهِ الرَّسُولِ وَرَسُولِهِمْ۔ شکر ہے اللہ کا جس نے اپنے رسول کے رسول کو
ہدایت کی یعنی اجتہاد دیا۔ پھر اس میں یہ ہے کہ اجتہاد مجتہد کا منظر علم الہی خفی کا ہے
نہ مثبت حکم جدید کا اِنَّ الْحُكْمَ لِلّٰهِ۔ اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں جس پر
عمل کیا جاوے + خواجہ اس بات کو نہ سمجھے اُنہوں نے حکم کو صریح حکم پر منحصر
رکھا جس کے سبب وہ تقلید مجتہد کے منکر ہوئے۔ یہ نہ سمجھے کہ تقلید حکم مجتہد
حکم الہی ہے۔ اور فرمایا جو شخص علم بغرض دنیا پڑھے علم اُس کے دل میں نہیں

مختصراً اور اس سے کوئی شخص نفع کثیر نہیں پاتا +

اور جو دین کے واسطے علم پڑھے وہ علم اس کے دل میں ذخیرہ ہے۔ اور اسکو برکت ہوتی ہے اور اس سے بہت لوگ فیضیاب ہوتے ہیں +
اور ایسا ہی بن آدم کو فرمایا کہ تجھ کو عبادت پوری نصیب ہوئی۔ پس تیرے دل میں علم ضرور چاہیے کہ علم پرانہ عبادت کی ہے اور علم کے ساتھ وجود عبادت کا ہے +

اور فرمایا جو شخص علم حدیث کا طالب ہو اور علم فقہ نہ سیکھے وہ ایسا ہے۔ جیسے کوئی دو اس میں جمع کرے اور ان کے فوائد کو نہ جانتے تاکہ طریقہ پاس آوے۔ تب دوا کا فائدہ معلوم کرے گا +

اور جب کوئی حاجت دنیا کی تیرے آگے درپیش ہو اول حاجت کو پورا کرے پھر کھانا خاطر خواہ کھا۔ کیونکہ کھانا عقل کو بھر دیتا ہے۔ اور منیر عقل کا بہت کھانا ہوتا ہے کیونکہ تھوڑا کھانا عقل کو قائم کر دیتا ہے +

ایک دفعہ خلیفہ منصور عباسی نے امام صاحب کو کہا کہ آپ ہمارے پاس کیوں تشریف نہیں لاتے۔ کہا میرے پاس ایسی چیز نہیں کہ تجھ سے ڈروں اگر تو مجھ کو پاس بٹھائے گا تو مجھ کو فتنہ میں ڈالے گا۔ اور اگر تو مجھ کو دور بٹھائیگا تو رسوا کرے گا اور امیر کو فخر دیا رونی کا ٹکڑا اور پانی کا پیالہ اور پرستین کپڑے کی بہتر ہے عیش و عشرت نعمت سے جس کے اخیر میں خدامت ہو +

اور جب لوگوں میں بات کرتے تو فرماتے ایتاکم لینے اپنے آپ کو بچاؤ اس بات کے کہنے سے جس کو لوگ اچھا نہ جانیں۔ من کہ مت علیک نفسہ ھکمت علیک الذکر۔ یعنی جس کی نفس شریف ہے۔ دنیا اس کے سامنے ذلیل ہے +

اور اپنے دوست کے واسطے گناہ مت جمع کر۔ وہ دوست تیرا نفس ہے۔

اور مال نہ جمع کر واسطے دشمن کے جو وہ تیرا وارث ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مکل خیر بما آلد لھمہ فرخون۔ ہر ایک گروہ اپنے اپنے عقیدہ پر خوش ہے اور فیصلہ قیامت میں ہوگا +

فائدہ قاعدہ مبارکہ ہے کہ ابتداء عالم سے انتہا تک نیرو و سرسید و شیخ باہم مخالفت کرتے آئے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ کے ساتھ ایلین بن حضرت لوح علیہ السلام کے ساتھ بام نافرہام۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نمرود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ فرعون حضرت محمد صلعم کے ساتھ ابو جہل۔ حضرت علی و اہلبیت نبوی کے ساتھ خوارج و بنی امیہ کی بہتہین کے ساتھ فرقہ ظاہریہ۔ و جب یہی ہے کہ کمال میں دو وصف چاہئیں۔ ایک صبر و سلا۔ شکر۔ صبر بلا پر اور شکر لہا پر۔ سواد و وصف بالا کے اولو العزم نہیں بنتا۔

اسی واسطے امام عظیم علیہ الرحمۃ کے دوست بھی بہت ہیں اور دشمن بھی بہت دوست دلچ ہیں اور دشمن متحدا۔ جب کسی دشمن نے جو کی تو دوست نے مدح کی۔ محمود و غزالی معتزلی نے معاویہ ابی حنیفہ کے لکھے۔ پس ابن حجر عسقلانی نے خیرات الحسان مدایح ابی حنیفہ کے لکھی۔ محمد ابن جعفر خراسانی رسالہ لکھا جس میں قرائت شاذہ منسوب ہوئے امام کر دیں۔ دارقطنی نے اس کا رد کیا کہ خراسانی معتزلی ہے کہ امام عظیم کی قرآنہ معتزلہ قرائت مشہورہ متواترہ امام عاصم کوئی کی ہے۔ ہندوستان میں لانا بہت زیادہ می معاویہ ابی حنیفہ مدایح الحق میں لکھے اس کے رد میں مدایح الحق اور توفیر الحق اور اتھارالحق حنفیوں نے لکھے۔ ان کتابوں میں ثابت کر دیا کہ تعقیبہ شخصی ذرا ہے۔

وَأَوْفُوا الْعَهْدَ إِنَّا الْعَاهِدُ لَكُمْ مَشَدَّدًا یعنی اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ عہد پورا ہونا ہے۔ واجب کا ترک کرنا حرام ہے۔ جیسا فرعون

کا ترک کرنا حرام ہے۔ واجب کو فرض علی کہتے ہیں۔ اسکے کرنے میں ثواب اور نہ کرنے میں عذاب ہے۔ جیسا فرض کے فعل ترک پر ثواب اور عذاب ہے۔ فرض قطعی کا انکار کفر ہے اور فرض علی کا انکار فسق ہے۔ نماز باجماعت لازم ہے تنہا پڑھنی گناہ ترک واجب ہے جس کا نتیجہ عذاب ہے جماعت میں امام متقی ہو۔ تو ثواب ہے۔ اگر فاسق ہو تو اس جماعت میں شامل ہونا موجب عذاب ہے۔

مسائل ضروری

چاہ ناپاک جس میں گنا یا بکری یا آدمی مر جاوے یا چڑی یا چوہا مر کر کھول یا پھول جاوے تو بعد انکالنے اس مردار کے سارے پانی نکالا جاوے جب دو آدمی مبتدر جن کو پانی کی مہارت ہو گو وہی دیویں کہ سارے پانی کھل گیا ہے۔ تھپاک ہو دیو کا اور روایت دوسو تین سو ڈول نکالنے کی جو امام محمد سے مروی ہے صحیح نہیں ہے اگر صحیح ہے تو اس ملک میں ہے جہاں چائیات میں پانی دو سو ڈول کے قدر ہوتا ہے۔ جب امام محمد بغداد میں آئے اور تمام چائیات میں پانی بقدر دو سو ڈول کے تھا تو حکم دیا کہ دو سو ڈول کافی ہیں۔ جیسا کہ شامی جلد ۱ صفحہ ۴۵ میں ہے۔

اطلاع ضروری

ہمارے پاس علاوہ اس رسالہ کے اور بھی موجود ہیں جو ذیل میں درج ہیں :
 نماز حنفی لکھی دار نماز حنفی ضروری (امام شیعہ الامام ابو عبد اللہ رحمہ اللہ)
 بیست رکعت نماز تارک زمر حکارہ ورت المذبحانہ دار الفتن لکھی دار محمد قادیانی
 تعزیرات دافع طاغوت دار المشتمل محمد مظہر معین مسجد بیگم شاہی لاہور مستی دروازہ
 نوشت باقی احادیث معتبرہ و مستندہ سے جدا کتاب لکھی جاوے گی